Regd. L. No 2595 رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

Regd L. No 2595

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانیوالا واحد اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت ظاہر کرنا
(۲) غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا۔
(۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا مدلل و صحیح جواب دینا۔
(۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا

یهدی الله لنوره من یشآء

THE NOOR QADIAN.

# نور

ہر ماہ کی ۳ / ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر شیخ محمد یوسف

## ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۔ [illegible]
ششماہی ۔ [illegible]
سالانہ سرپرستوں سے ۔ [illegible]
امراء ۔ [illegible]
ممالک غیر سے صرف ۔ [illegible]
اشتہار ۔ [illegible]

جلد ۲۵ | اخبار نور قادیان دار الامان مؤرخہ ۳ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۵۴ھ | نمبر ۷

# قرآن شریف کا ہندی ترجمہ

یقیناً خیر خواہان ملت اس خبر کو نہایت انبساط سے سنیں گے کہ الحمد للہ فرقان حمید کا ہندی ترجمہ ۲ پاروں سے زیادہ طبع ہو چکا ہے، انشاء اللہ بقیہ عنقریب ہی مکمل ہو جائے گا۔ جب میں نے مشنری رپورٹوں میں یہ پڑھا کہ عیسائیوں کی باہمت قوم نے دُنیا کی نو سو السنہ میں سے آٹھ سو چھتر زبانوں میں اپنے مقدس صحیفہ کا ترجمہ کر دیا ہے، اور پچیس زبانیں بھی وہ بچی ہیں، جن کی تاحال الف با ایجاد نہیں ہوئی۔ تو میری روح پھڑک اٹھی۔ کہ کہاں ہمارا یہ حق الیقین کہ فرقان کریم آخری الہامی صحیفہ ہے۔ اور اسی پر چلنے سے دُنیا کی نجات وابستہ ہے۔ اور پھر کہاں ہماری یہ مجرمانہ سستی کہ اور تو اور اس وقت تک ہندوستان کی رائج الوقت السنہ میں بھی ہم فرقان کریم کے تراجم نہیں کر سکے۔ چنانچہ اسی ملی جذبہ نے باوجود بے بسی اور بیکسی کے کلام مجید کے گورمکھی ترجمہ پر آمادہ کیا، جو چھپکر گورمکھی دان پبلک کے ہاتھوں میں پہنچ بھی چکا ہے، اور جو الحمد للہ اس کے شیریں ثمرات سے مستفیض بھی ہو رہی ہے اور اسی اضطراب نے فرقان حمید کے ہندی ترجمہ کے لئے ابھارا، جو اللہ کے کرم سے عنقریب ہی پبلک کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔ یہ محض اللہ کا کرم ہے اور اس کے پیارے کلام کی برکت۔ ورنہ نہ میرے پاس قابلیت اور نہ روپیہ۔ میں اپنی بے بسی کو کسی اور کی نسبت زیادہ بہتر سمجھتا ہوں، مگر یہ اللہ کا محض فضل ہے کہ وہ مجھ ناچیز سے کام لے رہا ہے۔ اس کی قدرت کے کیا کہنے۔ جب اس نے حضرت موسیٰؑ کے عصا سے کام لے لیا۔ تو اگر اس قادر مطلق ہستی نے مجھ ناچیز کو بھی کوئی خدمت کا موقعہ دے دیا۔ تو یہ اسی کی ذرہ نوازی ہے۔ میری کوئی خوبی نہیں۔

# رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت

جس کا دوسرا نام "پوتر جیون" ہے۔ یقیناً دوست اس خبر کو کمال خوشی سے سنیں گے۔ کہ ۶ سو صفحات میں سے ۳۳۶ صفحے چھپ چکے ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ انشاء اللہ جلدی ہی مکمل ہو کر پبلک میں آجائے گی۔ گو ایک ہی وقت میں فرقان کریم کے ہندی ترجمہ اور گورمکھی سیرت کو شروع کرنے سے میں اپنے آپ کو غیر معمولی طور پر کام کے نیچے دبا ہوا پاتا ہوں جس کا کسی قدر اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ اکثر اوقات مجھے بارہ بجے کے کھانا کھانے کی بھی فرصت نہیں ملتی۔ مگر ایک ہی وقت میں دو کام شروع کرنے کا یہ مطلب ہے کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں جو کار خیر جتنی جلدی بھی انجام پذیر ہو سکے، اسے غنیمت سمجھنا چاہئے، سیرت کی ضرورت ترجمہ سے کم نہ تھی، آئے دن اغیار کی طرف سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں سوء ادبی سے کام لیا جاتا ہے، وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں، اور اس کے نتیجہ میں جو ہندو اور مسلمانوں میں سر پھٹول ہوتی، آزردگی اور کشیدگی پھیلتی ہے، اسے بھی آپ دوست بخوبی جانتے ہیں۔ اغیار کی اس ذہنیت کو بدلنے کا ایک ہی ذریعہ ہے وہ یہ کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے لوگوں کو آگاہ کر سکیں۔ میرا یہ ایمان ہے کہ جو شخص بھی خالی الذہن ہو کر رسول مقبول صلعم کی سیرت مطہرہ کو پڑھیگا۔ وہ حضور پرنور کے قدموں میں شردھا اور عقیدت کے پھول چڑھائے بغیر نہیں رہ سکیگا۔ اسی مقدس احساس نے باوجود اس بے بسی اور بیکسی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت لکھنے کیلئے آمادہ کیا۔ الحمد للہ! جواب زیر طبع ہے، کلام مجید کے ہندی ترجمہ اور حضرت اقدس صلعم کی گورمکھی سیرت کی طباعت کے متعلق دوستوں کا بھی آخر کچھ فرض ہے اور وہ فرض کیا ہے۔ اسے دوستوں کو خود بھی سمجھنا چاہئے اور جب وہ اس پر ذرا بھی غور فرمائیں گے، تو ان کا دل انہیں ضرور کہیگا کہ اس کار خیر اور بہترین تبلیغی کام میں ایک مجاہد بھائی کا ہاتھ بٹانا ان کا فرض اولیٰ ہے۔

آفتاب برقی پریس امرتسر میں باہتمام شیخ غلام حیدر پرنٹر چھپا اور شیخ محمد یوسف پبلشر نے قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# پیاز اور سرطان

کچھ عرصہ ہوا، ولایت کے ایک طبی اخبار "میڈیکل جرنل" میں ڈاکٹر ای۔ الف یلاوڈ کی طرف سے مرض سرطان کے متعلق جدید تجربات شائع ہوئے تھے، ڈاکٹر صاحب نے اپنے مقالہ میں یہ ظاہر کیا تھا، کہ قدیم اطباء کے خیال میں یہ مرض عسیر العلاج بلکہ لاعلاج ہے، لیکن پیاز جیسی معمولی اور حقیر چیزوں سے اس کا شافی علاج ہو سکتا ہے، چنانچہ آپ نے اپنے مجرب نسخے بھی تحریر کر دئیے تھے، اس مضمون کو چنداں اہمیت نہ دی گئی، اور نہ ہی کسی ڈاکٹر اور حکیم نے ان مجربات کو پرکھا، لیکن اب پھر چند مغربی ڈاکٹروں نے میڈیکل جرنل، دی میڈیسن، دی ریسرچ بیورلو وغیرہ طبی جرائد ورسائل میں اسی قسم کے مضامین شائع کرانے شروع کر دیئے ہیں، اور اپنے اپنے تجربات ومشاہدات بڑے بڑے دعاوی سے پیش کئے جا رہے ہیں، کہ پیاز اور اس کے چند مرکبات، سرطان جیسی مہلک بیماری کے لئے یقیناً پیام شفا ہیں۔ ان مضامین اور تجربات ومشاہدات پر ابھی کوئی رائے نہیں قائم کی جا سکتی، کیونکہ تجربہ حقیقت کی کسوٹی ہے، اور تجربہ کے بغیر کسی دوا کے متعلق خواہ وہ مرکب ہو یا مفرد، کبھی کوئی حکیم یا ڈاکٹر اپنی صائب رائے پیش نہیں کر سکتا چونکہ اطبائے مغرب نے اس کے متعلق بڑا یقین دلایا ہے اس لئے ہم یہاں ان کے مضامین اور مشاہدات کا ملخص درج کرتے ہیں، قارئین تبصرہ سے درخواست ہے کہ وہ ان مجربات کو سرطان کے مریضوں پر آزمانے کی کوشش فرمائیں شاید کسی نئی حقیقت کا انکشاف ہو جائے، اور انجمن خادم الحکمت کی ترقی اور عروج میں زیادہ تقویت ہو، بہرکیف کسی پیش کردہ دوا کو آزما لینا کوئی بری بات نہیں ہے،

اب ہم چند ولایتی طبی اخباروں کے اقتباسات درج کرتی ہیں:

**پیاز:۔** ایک ایسی مفرد نبات ہے، جو کم وبیش دنیا کے ہر حصہ میں پیدا ہوتی ہے، اور اپنی نوعیت کے لحاظ سے چند اقسام میں منقسم ہے، جن میں سے دو قسمیں زیادہ مشہور ہیں۔

(۱) پیاز بستانی جو عام استعمال کی چیز ہے۔

(۲) پیاز جنگلی جو صرف دواءً مستعمل ہے، لہٰذا سر یہ چیز نہایت ہی حقیر سمجھی جاتی ہے، لیکن بہت کم لوگوں کو اس بات کا علم ہوگا، کہ اس نبات سے کئی مہلک امراض کا شافی علاج کیا جا سکتا ہے، چنانچہ یہ دوا مدت سے دمہ جیسے نامراد مرض کا سدباب کرنے کیلئے مقبول ہو چکی ہے، اب جدید مشاہدات اور تجربات نے یہ حقیقت منکشف کی ہے کہ صرف پیاز سے سرطان جیسے مہلک اور لاعلاج مرض کا شافی علاج کیا جا سکتا ہے، اور اس کے متعلق تحقیقات ہو کر یہ امر صحیح تسلیم کیا جا چکا ہے، کہ دنیا میں اس مرض کے لئے پیاز سے بڑھ کر شفا دینے والی کوئی دوسری چیز نہیں ہے حال ہی میں جو تجربات ہمارے ملک کے لائق اور معزز ڈاکٹروں نے کئے ہیں، وہ فی الواقعہ ہزار تحسین وآفرین کے قابل ہیں، چنانچہ جن مجربات سے اس مرض میں کامیابی حاصل ہوئی ہے، وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) **مرہم بصل** - آب پیاز دشتی دو اونس۔ پرکلورائیڈ آف مرکری ایک ڈرام۔ پوڈر ڈائیمونائیکم ایک اونس۔ روغن زیتون ایک اونس۔ سب کا مرہم بنا لیں، اور سرطان پر لیپ کر کے روئی گرم کی ہوئی رکھ کر مضبوط باندھ دیں، آٹھ پہر کے بعد کاربالک سوپ سے دھو کر پھر لگائیں، اور یہ عمل چند ہفتوں تک رکھیں، سرطان کیلئے بہت مفید ہے۔

(۲) آب پیاز ایک اونس۔ ٹنکچر بیلاوڈ ۵ منم ٹنکچر آف آسنک دو منم۔ پانی صاف ایک اونس۔ ایسی نصف خوراک صبح اور نصف شام کو بعد غذا پلا دیا کریں۔ سرطان معدہ وسرطان رحم کے لئے بالخصوص مفید ہے۔

(۳) آب پیاز دستی ایک ڈرام۔ پوٹاسی آیوڈائیڈ ۵ گرین ٹنکچر بیلاڈونا ۵ منم۔ ایکوا کلوروفارم ایک اونس۔ ایسی ایک ایک خوراک صبح، دوپہر اور شام کو بعد غذا پلا دیا کریں، ہر قسم کے سرطان کے لئے مفید ہے۔

(۴) تخم پیاز سائیدہ دو اونس۔ اکسٹرکٹ بیلاڈونا ایک ڈرام آرسنک پوڈرڈ ۱۰ گرین۔ سب کو آب پیاز میں کھرل کریں جتنا کہ دس اونس پانی جذب ہو جائے، پانچ پانچ گرین کی گولیاں تیار کر لیں۔ خوراک ایک گولی صبح ایک گولی رات کو سوتے وقت کاڈلور آئل ایک چمچہ کے ساتھ استعمال کریں۔ سرطان کی ہر حالت میں اکسیر ہے، اسکا نام "اکسیر سرطان" رکھا گیا ہے۔

(۵) پیاز جنگلی سفوف ایک اونس۔ ایکونائٹم روٹ نصف ڈرام۔ بیلاوڈنی روٹ ایک ڈرام سب کو نہایت باریک کھرل کر کے سیرپ فرائی آیوڈائیڈ کی مدد سے تین تین گرین کی گولیاں بنا لیں۔ خوراک ایک گولی صبح، ایک دوپہر۔ اور ایک بوقت خواب، سرطان کی ایسی حالت میں جبکہ بخار بھی ساتھ ہو، بہت مفید چیز ہے۔

(۶) آب پیاز جنگلی ایک حصہ۔ سرکہ تیز ایک حصہ برادہ سیسہ نصف حصہ مصبر نصف حصہ۔ سب کو اس قدر کھرل کریں کہ مکھن کی طرح ہو جائے، سرطان پر نیم گرم ضماد کیا کریں، اگر سرطان رحم ہو تو اس کو ایک حصہ لیکر دس حصے کھولتے ہوئے پانی میں ملا کر نیم گرم اینما کریں۔

(۷) پیاز جنگلی سفوف ایک اونس۔ تخم پیاز ایک اونس دارشکنہ ۱۲ گرین۔ سفوف اشق دو ڈرام۔ سفوف بیخ لفاح ایک ڈرام۔ سب کو مثل غبار کر کے محفوظ کر لیں۔ خوراک چار چار گرین صبح، دوپہر اور رات کو سوتے وقت سرطان کے لئے بہت مفید ہے۔

(۸) صرف پیاز کا پانی ہی ہر غذا کے بعد بقدر برداشت پلانا سرطان کیلئے بہت مفید ہے۔

(۹) تخم پیاز بقدر ۱۰ ماشہ سفوف کر کے دن میں تین دفعہ کھلایا کریں۔

(۱۰) آب پیاز نصف اونس۔ پوٹاسی آیوڈائیڈ ۵ گرین ٹنکچر بیلاڈونا ۲ منم۔ ٹنکچر ایکونائٹ ایک منم۔ سیرپ آف کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ایک ڈرام۔ ایکوا کمفوری ایک اونس۔ ایسی ایسی ایک خوراک دن میں تین بار بعد غذا دیا کریں۔ سرطان کے لئے بہت ہی مفید ہے جبکہ ساتھ حرارت بھی ہو۔

---

## اقوال زریں

(۱) ریاکار کی زبان تو اچھی ہے لیکن اس کے دل میں پوشیدہ بیماری ضرور چھپی ہوتی ہے (۲) جسے خدا نے سمجھ دی ہے وہ اپنے آپ کو گناہوں سے روک لیتا ہے (۳) جو شخص حق بات پر کاربند ہوتا ہے وہ ایک بیش بہا غنیمت پاتا ہے، جو باطل کے مطابق عمل کرتا ہے وہ ہمیشہ ندامت اٹھاتا ہے۔ (۴) جاہل دوست سے سانپ بہتر ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ۝

# میرا آج کا کام

صبح ساڑھے چار بجے اُٹھا، ضروریات سے فارغ ہؤا، نماز ادا کی، کچھ ناشتہ کیا، ٹھیک ساڑھے چھ بجے کام پر بیٹھ گیا، دو پروف فرقان حمید کے ہندی ترجمہ اور تین پروف پوتر جیون یعنی آنحضرت صلعم کی سیرت گورمکھی کے میری میز پر پڑے ہیں، ساڑھے بارہ بجے تک بصد مشکل دو پروف فرقان حمید کے ہی دیکھ سکا ہوں، بارہ سے لے کر دو بجے تک میرے دفتر میں چھٹی ہوتی ہے میرے ساتھی چھٹی منانے کے لئے چلے گئے ہیں، مگر میں ان دو گھنٹوں میں بھی برابر کام کر رہا ہوں کیونکہ پونے دو بجے تک میں جتنے پروف بھی بھیج سکتا ہوں بھیج دینے چاہئیں، کیونکہ دو بجے ڈاک بند ہو جائے گی۔ چنانچہ پونے دو بجے تک میں نے ایک پروف سیرت کا بھی دیکھ لیا ہے، میرے ساتھی ابھی تک نہیں آئے اس لئے میں ان پروفوں کو پوسٹ کرنے کیلئے خود ہی جا رہا ہوں، یہ پروف پوسٹ کرنے کے بعد دو بجے آیا، نماز پڑھی اور اڑھائی بجے کے قریب پوتر جیون کے بقیہ پروف لے کر بیٹھ گیا، بارہ بجے کا کھانا میرے پروگرام میں داخل نہیں، کیونکہ مجھے فرصت ہی نہیں ملتی یہ دو پروف قریباً چھ بجے ختم ہوئے، درمیانی آدھ گھنٹہ نماز اور چائے کے لئے وقفہ کیا، ساڑھے چھ بجے شام کا کھانا کھایا۔ مغرب کی نماز پڑھی، اور اس کے بعد سیر کیلئے گیا، واپس آیا، عشا کی نماز ادا کی، نماز ادا کرنے کے بعد ابھی میں بیٹھا ہی تھا کہ دروازہ کھٹکا معلوم ہؤا کہ منیجر صاحب پریس امرتسر پوتر جیون کے تین پروف اور نو بجے کی گاڑی میں لے کر آ گئے ہیں، اور اب وہ صبح پونے سات کی گاڑی پر واپس جانا چاہتے ہیں لہٰذا میں مہمان کی خاطر داری سے فارغ ہو کر قریباً پونے گیارہ بجے پروف دیکھنے کے لئے بیٹھ گیا، رات کے اڑھائی بجے میں فارغ ہوا، تین بجے کے قریب نیند آئی ساڑھے پانچ بجے پھر اُٹھ بیٹھا، اور اب پھر وہی دور شروع ہے، یہ ہے میرے روزانہ کام کا قریباً پروگرام، یہ میری کوئی خوبی نہیں، اللہ کا فضل ہی یہ کام کروا رہا ہے، ورنہ میں دیر سے بعارضہ ذیابیطس مبتلا ہوں، بعض اوقات مجھے گھنٹہ میں پانچ پانچ دفعہ بھی پیشاب آ جاتا ہے مگر اس کام کی انجام دہی کیلئے جو مجھے روحانی سرور حاصل ہو رہا ہے اور اس سے جو مجھے روحانی طاقت پہنچ رہی ہے اس کا کون اندازہ لگا سکتا ہے، میں اس سے کہیں زیادہ خوش ہوں جتنا کہ ایک پرندہ موسم بہار میں باغ میں خوش رہ سکتا ہے، یہ میرے لئے کوئی کم فخر کی بات نہیں ہے کہ وہ کام جس کی ضرورت آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے تھی جو سچ پوچھو تو یہ کام یا تو قوم کی متفقہ طاقت کروا سکتی تھی اور یا پھر کسی ریاست کی حوصلہ افزائی، مگر یہ اللہ کا کرم ہے کہ وہ مجھ جیسے بے زر، بے پر سے کروا رہا ہے جس کی بے مائیگی کا یہ عالم ہے کہ پانچ سال سے ایک ہی گرم کوٹ کام دے رہا ہے، ایسی بیچارگی میں ایسے عظیم الشان کاموں کی انجام دہی، یہ اللہ کا کرم نہیں تو اور کیا ہے،

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

بیشک دنیا میں روپیہ ایک بڑی چیز ہے، مگر روپیہ سے بڑھ کر اللہ کا فضل اور اسکی قدرت ہے جسکے سامنے نیست سی ہست اور انہونی ہونی معمولی باتیں ہیں۔ ہندی ترجمہ اور پوتر جیون کی تکمیل کے بعد میرے سامنے ایک اور بڑا زبردست پروگرام ہے، اور مجھے اللہ کے فضل پر بھروسہ ہے کہ خدا مجھے اس کی تکمیل کی ضرور توفیق دے گا، کیونکہ اس کا سلوک ہمیشہ ہی میرے ساتھ خاص ہے اور اس کی شفقت اور رحمت کا ہاتھ ہمیشہ ہی میرے سر پہ رہا ہے، ورنہ میرے جیسے دائم المریض اور پھر بے زر اور بے پر انسان کی طاقت سے یہ بعید تھا کہ ایسے عظیم الشان کاموں کو تکمیل تک پہنچاتا جس کیلئے بسا اوقات اقوام کی متفقہ طاقتیں بھی عاجز رہتی ہیں۔

فرقان حمید کے ہندی ترجمہ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت (پوتر جیون) کی جس قدر اشد ضرورت تھی وہ آج کوئی مخفی بات نہیں ہے۔ میں اس وقت ششدر رہ گیا جب میں نے یہ سُنا کہ عیسائیوں کی بہادر قوم نے دُنیا کی نو سو السنہ میں سے آٹھ سو چھتر زبانوں میں اپنی مقدس کتاب کا ترجمہ کر دیا ہے اور پچیس ۲۵ زبانیں بھی وہ بچی ہیں، جن کی تا حال الف با ایجاد نہیں ہوئی اس کے بالمقابل ہمارا یہ دعویٰ جو بلاشبہ مبنی برحق ہے کہ فرقان حمید آخری سماوی کتاب ہے، اور دنیا کی نجات اب محض اسی صحیفہ گرامی پر کاربند ہونے سے وابستہ ہے، ایک طرف ہمارا یہ زبردست دعویٰ دوسری طرف اور تو اور ہم ہندوستان کی موجودہ السنہ میں بھی اس مقدس صحیفہ کا ترجمہ نہیں کر سکے، اس سے بڑھ کر اور کیا سستی ہو سکتی ہے، اسی مقدس جذبہ نے باوجود بے بسی کے فرقان کریم کے گورمکھی ترجمہ پر اُبھارا اور اسی پاک جس نے ہی فرقان کریم کے ہندی ترجمہ کے لئے آمادہ کیا، گورمکھی ترجمہ نے جو گورمکھی دان لوگوں پر اثر کیا، وہ آپ اسی اخبار کے ۱۴ - ۱۵ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں گے، ہندی ترجمہ کی ضرورت گورمکھی ترجمہ سے بھی زیادہ تھی، کیونکہ ہندی کا دائرہ نسبتاً وسیع ہے۔

گورمکھی سیرت کی ضرورت بھی آج کسی تشریح کی محتاج نہیں ہے، آئے روز جو اغیار کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں جس سوء ادبی سے کام لیا جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں جو آزردگی اور کشیدگی پیدا ہو کر خون خرابہ تک نوبت پہنچتی ہے، وہ اظہر من الشمس ہے، اور اغیار کی اس قابل اعتراض ذہنیت کو دور کرنے کیلئے ایک ہی صورت تھی، وہ یہ کہ ہم انہیں انہی کی زبان یا بھاشا میں والئی دو جہان کی سیرت مطہرہ سے آگاہ کر سکیں، اسی محترم ولولہ نے باوجود شدید مشکلات کے مجھے اس کار خیر کی طرف آمادہ کیا، اللہ کے فضل و کرم سے مجھے امید ہے کہ اول تو تین ورنہ حد چار ماہ میں یہ دونوں مقدس کتابیں یعنی ہندی ترجمہ اور گورمکھی سیرت دوستوں کے سامنے آ جائینگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا اندازہ تھا کہ سیرت چار سو صفحات پر ختم ہو جائیگی، مگر اب پانصد صفحات سے بھی زیادہ حجم ہو جائے گا، دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو کتب کو شرف قبولیت دے اور یہ بہتوں کیلئے موجب ہدایت ہوں، زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، جو کار خیر بھی بر سر انجام ہو سکے، بس غنیمت ہے ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ ذیابیطس کے عارضہ کے لئے بہترین علاج آرام ہے، مگر میں سمجھتا ہوں کہ مسلمان کیلئے آرام کی دنیا یہ نہیں بلکہ دوسری ہے، یہ دنیا تو جدوجہد کی دنیا ہے، ہاں میں دوستوں کی دعاؤں کا خصوصیت سے محتاج ہوں، کہ اللہ کریم مجھے اپنے کرم سے بعارضہ ذیابیطس صحت عطا فرمائے، تاکہ میں زیادہ دیر اور زیادہ خوبی سے خدمت اسلام بجا لاسکوں۔ آمین!

# شذرات

## دس ہزار ہریجنوں کی ہندو مذہب سے بیزاری

ایولہ ضلع ناسک میں ۱۴ر اکتوبر کو اچھوت اقوام کا ڈاکٹر امبیدکر کے زیر صدارت ایک زبردست جلسہ ہوا جس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے اچھوتوں کو درد بھرے الفاظ میں یہ مشورہ دیا کہ انہیں ہندو مذہب کو چھوڑ کر کوئی اور مذہب اختیار کر لینا چاہئے، جو انہیں مساوات دے، آخر میں آپ نے بڑے رقت انگیز الفاظ میں یہ کہا کہ ہم اپنی غلطیوں کی تلافی کرینگے، بدقسمتی سے میں اچھوت کا لیبل ساتھ لے کر پیدا ہوا، یہ میرا قصور نہیں تھا، لیکن میں بطور ہندو کے نہیں مروں گا، کیونکہ یہ میرے اختیار میں ہے، حاضرین کے دلوں پر تقریر کا اثر ہوا، اور میٹنگ نے اتفاق رائے سے ریزولیوشن پاس کیا، آپ نے اپنی تقریر میں اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے ہریجنوں (اچھوتوں) کے ساتھ ناواجب سلوک پر شدید نکتہ چینی کی، اور کہا کہ ہم ہندوؤں کے دلوں میں تبدیلی پیدا کرنے میں ناکام رہے ہیں، اور ہندوؤں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے اب مزید روپیہ اور طاقت ضائع کرنی بیسود ہے، میں اس سوال پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہندو دھرم کے حلقہ سے بالکل علیحدگی اختیار کر لی جائے، اور جہاں کہیں ہمیں مساوات ملے، ہمیں وہ مذہب اختیار کر لینا چاہئے،

## مُساوات صرف اسلام ہی دے سکتا ہے

دُنیا کے دیگر مذاہب سوائے اسلام کے مساوات دینے سے قریباً خالی ہیں، خصوصاً ہندو مذہب کو تو مساوات سے دور کا تعلق بھی نہیں، دُور کیوں جاؤ، منوسمرتی اور منو شاستر اس بات کے بہترین شاہد ہیں، منو وغیرہ شاستروں میں نہ صرف یہی کہ اچھوتوں کیلئے مساوات نہیں بلکہ اس کے آگے بہت کچھ اور بھی ہے، ہاں مساوات دے سکتا ہے تو صرف اسلام، جس کی تعلیم ہے کہ اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی تم میں وہی معزز جو نیکی میں فائق۔ لہٰذا میں ان کہلانے والے اچھوتوں کو نہایت دردمند دل سے یہ مشورہ دونگا کہ وہ اگر حقیقی مساوات اور حقیقی اخوت کے طلبگار ہیں تو اسلام کی رحمت بھری آغوش میں آجائیں، جہاں نہ کوئی برہمن ہے نہ شودر، سب بھائی بھائی ہیں، میں تو یہ بھی کہونگا کہ اگر جناب گاندھی جی اچھوتوں کے واقعی ہمدرد ہیں تو اُنہیں بھی اچھوتوں کو یہی مشورہ دینا چاہئے، کہ وہ فوراً مسلمان ہو جائیں، مسلمانوں کو خود بھی اچھوتوں کی طرف خصوصیت سے توجہ دینی چاہئے، کیونکہ بیچارے اچھوتوں کی حالت بہت ہی مذموم ہے، اور یہ ہندوؤں کی طرف سے دھتکارے ہوئے ہیں، اگر ہم انہیں اسلام میں لاسکیں تو یقیناً لکھوکھا نہیں کروڑہا مخلوق پر ہم ایک طرح سے ایسی نیکی کرینگے، جس کا معاوضہ اللہ کی درگاہ میں بے حساب ہوگا، کیونکہ ان لوگوں کی حالت بہت ہی قابل رحم ہے۔

## آہ شیخ غلام احمد مرحوم!

یہ خبر نہایت رنج و اندوہ سے سُنی جائے گی کہ جناب شیخ غلام احمد صاحب نو مسلم مشہور مبلغ اسلام ۱۲ر اکتوبر کو ساڑھے نو بجے صبح وفات پا گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شیخ صاحب مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے، حق گو، شب بیدار، تہجد گذار، دُنیا میں رہتے ہوئے دُنیا سے الگ، باغیرت اور خدا پر پورا پورا بھروسہ رکھنے والے مجھے مرحوم کے ساتھ دو دفعہ تبلیغی سفر پر جانے کا اتفاق ہوا، ایک ستمبر ۱۹۰۹ء راولپنڈی میں غالباً یہ میرا پہلا ہی تبلیغی سفر اور پہلا ہی تبلیغی لکچر تھا، جب میں لکچر دے رہا تھا، تو صاحب موصوف میرے لکچر کی کامیابی کیلئے دعا فرما رہے تھے، اور ان کی دعاؤں سے میرا لکچر کامیاب رہا، دوسرا سفر فروری ۱۹۱۴ء میں بطرف چکوال اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمرکاب تھا، ان دونوں سفروں میں شیخ صاحب مرحوم کی ہمراہی میرے لئے بہت آرام و راحت کا موجب رہی کیونکہ مرحوم یار شاطر تھے۔ بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین نے نماز جنازہ پڑھائی، اور کندھا دیا۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے، جنازہ کے ہمراہ کثیر احباب کا مجمع تھا، لواحقین کیلئے یہ صدمہ کسی تشریح کا محتاج نہیں اور ایسے وقت میں صبر کیلئے کہنا ایک طرح سے انسانی مقتضیات کا خون کرنا ہے، مگر ہم مسلمانوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے کہ ہر دکھ اور مصیبت کے وقت ان اللہ مع الصابرین کی بشارت کا پھاہا اپنے زخمی دل پر لگائیں، صمیم قلب سے دُعا ہے، کہ خداوند تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ میرے ایک دوست شیخ صاحب مرحوم کے زندگی کے حالات شائع کرنا چاہتے ہیں اسلئے جس دوست کو ان کی زندگی کا کوئی واقعہ یاد ہو وہ براہ راست بذریعہ خط دفتر نور میں بھیجکر مشکور فرمائیں۔

## حالت کہاں تک گر گئی

ایک وقت تھا جبکہ ہندو پریس شادیوں اور دوسری تقریبوں میں طوائفوں کی شمولیت کے خلاف آواز بلند کرتے نہیں تھکتا تھا، مگر زمانہ کسقدر بدل گیا، کہ آج وہ چند ٹکوں کی خاطر ان کے ناچ کا پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ اس وقت تک تو صرف سینماؤں میں طوائفوں اور ایکٹرسوں کے زندہ ناچ کے اشتہارات ہی اخبارات میں شائع ہوتے تھے، مگر اب حالات اس سے زیادہ

معذرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئے گذرے ہو گئے ہیں، پچھلے دنوں لاہور کے روزانہ اخبارات کے کالموں میں ایک موٹر سروس کا اشتہار بعنوان "کلو کا دسہرہ" جس میں کلو کی دوسری دلفریبیوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ "وہاں چلکر حسین عورتوں کے دھارمک دل لبھانے والے ناچ تماشے دیکھئے" دل لبھانے والے حسین عورتوں کے ناچ اور پھر دھارمک، یہ لفظ دھرم کا ناجائز استعمال نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر اخبارات چاہتے ہیں کہ پبلک کے مذاق کی اصلاح ہو، اور مجلسی معیار ترقی کرے تو اسکا ایک ہی ذریعہ ہے، وہ یہ کہ اخبارات فوراً اس قسم کے اشتہارات اپنے اخباروں میں شائع کرنے بند کر دیں، گو ایسا کرنے میں انہیں کچھ مالی نقصان تو ہوگا، مگر اس کے عوض جو پبلک مذاق کی اصلاح ہوگی اسکی کوئی قیمت نہیں۔

## مسلمانوں کی تلوار رکھنے پر اعتراض کیوں؟

۲ اکتوبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "مسلمانوں نے تلوار حاصل کرنے کی جدوجہد کیوں کی۔ اس لئے نہیں کہ ان کا مذہب انہیں اس بات کیلئے کہتا تھا" ایڈیٹر صاحب پرتاپ کی یہ بھول ہے، تلوار رکھنے کے متعلق قرآن پاک کا یہ ارشاد ہے۔ خذوا اسلحتکم پ۵ رکوع ۱۱ (رکھو اپنے ہتھیار اپنے پاس) اور پھر ہندوؤں کو مسلمانوں کے تلوار رکھنے پر اعتراض کیوں، جبکہ اب ہندو بھی تلوار رکھ سکتے ہیں، اور جب سکھوں کو کرپان کی اجازت ملی تو اس وقت ہندو پریس نے کیوں تائید کی، حالانکہ جن حالات کے تحت سکھوں کے لئے کرپان رکھنا ضروری ہے انہی حالات کے زیر اثر مسلمانوں کیلئے تلوار رکھنا بھی لابدی ہے، اور یہ مسلمانوں کی کتنی خوبی ہے کہ انہوں نے کبھی سکھوں کی کرپان پر اعتراض نہیں کیا۔

## پھر الہام پر اعتراض کیوں؟

۲۹ ستمبر کا پرکاش سوامی ورجانند جو سوامی دیانند کے گورو تھے کی حالات زندگی قلمبند کرتا ہوا لکھتا ہے کہ سوامی ورجانند ایشور بھگتی میں مگن ہوگیا، اور ارادہ کا پکا تھا، تین برس تک گنگا میں کھڑا ہو کر گائیتری کا جپ کرتا رہا، اس قدر کڑی ریاضت کے بعد ایک رات عالم خواب میں اس پر ظاہر ہوا کہ "کہ جو تم کو ہونا تھا وہ ہوگیا، اب یہاں سے چلے جاؤ" (پرکاش ۲۹ ستمبر ۳۵ء)

یہ خواب بھی الہام کا ایک جزو ہے اور اسی جزو سے سوامی دیانند کے گورو مستفیض ہوئے، پھر آریہ سماج کس منہ سے یہ کہتا ہے کہ ویدوں کے بعد الہام کا دروازہ بند ہے۔

## کیا یہ خوبی ہے؟

یہی اخبار آگے چلکر لکھتا ہے کہ "سوامی موصوف بھٹو ویکھشت سدھانت کومدی کے مصنف کی تصویر پر سب ودیا رتھیوں (طلباء) سے جوتے لگواتے تھے" یہ کس قدر کینہ اور غصہ سے بھرا ہوا فعل ہے، اگر کسی مصنف اور مؤلف کے ساتھ تمہیں اختلاف ہے تو تحریر اور تقریر کے ذریعہ دلائل سے اسکی تردید کرو نہ یہ کہ خود اس کی تصویر پر جوتے لگواؤ، بھلا یہ کون سی معقولیت ہے اور یہی وجہ ہے کہ سوامی دیانند نے بھی جہاں ستیارتھ پرکاش میں دیگر مذاہب پر نکتہ چینی کی ہے، وہاں دلائل کی بجائے غصہ کا اظہار زیادہ ہے، اور اسی وجہ سے ایک دفعہ جناب گاندھی کو بھی مجبوراً یہ کہنا پڑا تھا کہ آریہ سماج میں بردباری کی کمی ہے۔

## ایک بام سے دو ہوائیں

۲۷ ستمبر کا پرکاش لکھتا ہے کہ "اگر رجعت پسندی اس چیز کا نام ہے، کہ ملک کے علاوہ اس قوم کا جس سے ہمارا تعلق ہے، درد ہمارے سینہ میں ہو تو واقعی لالہ رام پرشاد رجعت پسندی کے مجرم ہیں" اس کلیہ کے تحت ڈاکٹر محمد عالم صاحب پرتاپ کی سرکار سے کیوں مجرم ہے کیونکہ محض اپنی قوم کی ہمدردی پر پرتاپ ڈاکٹر موصوف کو کئی بار برا بھلا کہہ چکا ہے، گویا اگر وہی فعل ایک ہندو کرے تو پرتاب کے نزدیک قابل تعریف ہے، اگر وہی فعل کوئی مسلمان کرے تو وہ قابل ملامت ہے

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

## گورو کل کا اخلاقی قانون

۱۳ اکتوبر کا پرکاش لکھتا ہے کہ "گورو کل کا اخلاقی قانون نرالا ہے، وہاں سنگین سے سنگین جرم قابل درگذر سمجھا جاتا ہے، ایک وقت تھا جبکہ یہی پرکاش گورو کل کے ضبط اور اصول پرستی کی تعریف کرتے ہوئے نہ تھکتا تھا، اور اب یہ حالت ہے کہ اُسے خود اس امر کا اعتراف ہے کہ وہاں سنگین سے سنگین جرم پر کوئی گرفت نہیں، اس کا فیصلہ کون کرے کہ پرکاش کی آج سے ۴ سال پہلے کی رائے درست تھی یا اسوقت کی، اور پھر وہ درسگاہ جہاں سنگین سے سنگین جرائم پر چشم پوشی سے کام لیا جاتا ہے، اس کے نتائج کسی تشریح اور توضیح کے محتاج نہیں،

## بائیکاٹ کون کرتا ہے؟

آج ہندو مسلمانوں پر بائیکاٹ کا الزام لگا رہے ہیں مگر امر واقعہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے ہندوؤں سے ہمیشہ ہی رواداری سے کام لیا، مگر ہندوؤں نے باوجود سالہا سال مسلمانوں کی ہمسائیگت میں رہتے ہوئے ہمیشہ ان سے دور کے بیگانوں کا سا سلوک کیا، ایک ہی کنوئیں سے مسلمان بھی پانی نکالتا ہے اور ہندو بھی، مگر جب وہ پانی کنوئیں سے باہر آتا ہے اور اُسے مسلمان کا ہاتھ لگ جاتا ہے، تو وہ ناپاک ہوجاتا ہے، اب اس سے بڑھ کر مسلمانوں سے نفرت اور کیا ہوسکتی ہے اور اگر مسلمان ذرا بھی خودداری سے کام لیتے ہیں تو ہندو پریس چلانا شروع کر دیتا ہے، تعجب ہے کہ دوسروں کی آنکھ کا تنکا دیکھنے والوں کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا، ہندو اگر مسلمانوں کو اپنی طرف راغب کرنا چاہتے ہیں تو وہ مسلمانوں سے نفرت کرنا چھوڑ دیں، اگر وہ ایسا کر سکیں تو یقیناً وہ مسلمانوں کو بہترین دوست پائیں گے ورنہ وہ جیسا بوئینگے ویسا ہی کاٹیں گے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ بوئیں تو ببول اور توقع رکھیں قلمی آموں کی۔ ع

این خیال است و محال است و جنوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلام کی تبلیغی حیثیت اور موجودہ مسلمان

یورپ کی کورانہ تقلید نے جہاں اور بہت سی اخلاقی کمزوریاں ہم میں پیدا کر دی ہیں، ان میں ایک یہ بھی ہے کہ پبلک طور پر ہم مذہب کے متعلق کچھ گفتگو کرنا یا اس کی تبلیغ واشاعت میں سرگرمی ظاہر کرنا تہذیب وشائستگی کے خلاف سمجھتے ہیں۔ گویا مذہب بالکل ایک پرائیویٹ معاملہ یا کوئی شرمناک چیز ہے، جس سے دوسروں کے سامنے دلچسپی ظاہر کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھکر ہم میں کچھ لوگ اس ذہنیت کے بھی ہیں کہ جنہیں دوسروں کے سامنے اپنے کو پابند مذہب ظاہر کرنے یا مذہبی اعمال ادا کرنے میں بھی شرم محسوس ہوتی ہے، یہ ذہنیت افسوسناک بھی ہے اور لائق ملامت بھی۔

برخلاف اس کے ہم برادران وطن کے بہت سے تعلیم یافتہ لیڈروں اور پبلک کام کرنے والوں کو دیکھتے ہیں، کہ انہیں مندروں میں جاکر خود ساختہ مورتوں کی پوجا کرنے یا اسی طرح کے دوسرے مضحکہ انگیز رسوم ادا کرنے میں ذرا بھی تکلف نہیں ہوتا، اور ہم ہیں کہ خدائے واحد کی پرستش سے بھی گھبراتے ہیں، گویا یہ بھی کوئی جرم ہے جس کے ارتکاب سے پبلک میں ہماری پوزیشن کو صدمہ پہونچے گا حالانکہ ایک مسلمان کی شان اور اخلاقی جرأت اس کو مقتضی ہے، کہ وہ اپنے عقائد وخیالات بغیر کسی تزلزل کے آزادی سے ظاہر کرے، اور اپنے مذہبی اعمال علی الاعلان انجام دے، اسلام کے عقائد یا اعمال میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس کے ظاہر کرنے میں ہم کسی سے شرم کریں۔

(۲)

مذہب کیا ہے؟ ایک صداقت ہے، اور صداقت کا دوسروں کے سامنے پیش کرنا ہمارا مذہبی واخلاقی فرض ہے، اگر درحقیقت اسلام کے عقائد واعمال کی صداقت پر ہمارا اعتقاد ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام دنیوی زندگی میں صحیح رہنمائی اور تکمیل انسانیت کے علاوہ ابدی نجات حاصل کرنے کا راستہ بھی ہمیں بتاتا ہے، تو بنی نوع انسان کی ہمدردی یقیناً اس کو مقتضی ہے کہ یہ "صداقت" ہم دوسروں کے سامنے بھی پیش کریں، ہم روزمرہ کی زندگی میں عموماً یہ دیکھتے ہیں کہ اگر ایک شخص کسی خطرناک راستہ پر چل رہا ہے، یا کسی مہلک غلطی میں مبتلا ہے، تو اس کو متنبہ کرنا ایک اخلاقی فرض سمجھا جاتا ہے، لہٰذا کوئی وجہ نہیں کہ اگر ایک شخص ہمارے نقطہ نظر سے ایسے راستہ پر چل رہا ہے، جو اسے نجات ابدی سے دور کر دیگا، تو ہم بربنائے ہمدردی اس کو متنبہ کرکے اپنا انسانی فرض ادا نہ کریں۔

بے شبہ مذہب کے معاملہ میں جبر واکراہ جائز نہیں اسلئے ہم کسی شخص کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے، ہمارا کام صرف "صداقت" کا پیش کر دینا ہے، پھر جس کا دل چاہے اسے قبول کرے یا انکار کر دے، ہم اپنا فرض ادا کر چکے، جو عقلاً اور اخلاقاً بھی کوئی ناپسندیدہ بات نہ تھی،

ہر مسلمان کو یہ سمجھ لینا چاہئے، کہ اسلام پہلے دن سے ایک تبلیغی دین ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا سب سے اہم واعلیٰ مقصد اسلام کی تبلیغ تھی، چنانچہ حضورؐ نے باوجود شدید مخالفت، گوناگوں مصائب کا مقابلہ کرکے یہ فرض پورے استقلال سے ادا کیا، اور خدا تعالیٰ نے آپ کی معرفت اپنے بندوں کو جو پیام دیا تھا، وہ آپ نے احتیاط کے ساتھ اس کے بندوں تک پہنچا دیا، کسی نے یہ پیام قبول کیا اور نجات ابدی حاصل کی، کسی نے اعراض کیا اور اس سعادت سے محروم رہا،

(۳)

ایک مسلمان کے نقطۂ نظر سے اسلام خدا کی سب سے بڑی نعمت ہے، جو اس کائنات میں انسان کو عطا کی گئی ہے، دوسری طرف یہ پیش نظر رکھئے، کہ بنی نوع انسان کی اصلاح وفلاح کیلئے کوشش کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے لہٰذا ایک مسلمان جب دوسرے انسانوں کے سامنے "اسلام" پیش کرتا ہے، تو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا کی وہ سب سے بڑی نعمت جو اس کو عطا کی گئی ہے، اپنے دوسرے بھائیوں تک بھی پہنچانا چاہتا ہے، دوسرے آزاد ہیں خواہ اُسے قبول کریں یا مسترد کر دیں، لیکن انہیں شکوہ کا کوئی موقعہ نہیں بلکہ شکرگزار ہونا چاہئے، کہ ایک شخص بربنائے ہمدردی ان کے سامنے ایسی چیز پیش کرتا ہے، جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ گراں قیمت اور انسان کی فلاح دنیوی و اُخروی کی ضامن ہے۔

اسلام کی تبلیغی جدوجہد کے نتائج اس قدر شاندار تھے کہ دوسروں نے بھی اس کی پیروی کرکے تبلیغ کا طریقہ اختیار کر لیا، مثلاً یہ کوئی مخفی بات نہیں، کہ ہندو دھرم ایک غیر تبلیغی مذہب تھا، اور پیدائشی ہندو کے سوا کوئی دوسرا شخص ہندو نہیں بن سکتا تھا، یعنی ہندو مذہب کے نقطہ نظر سے ایک جنم کے ہندو کے علاوہ مکتی یا نجات ابدی کا راستہ ہر شخص کیلئے بند تھا، مگر اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ محض اسلام کی تقلید میں ہندو دھرم نے بھی دوسرے لوگوں کو اپنے مذہب میں داخل کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے، اور مسیحی مشنریوں کے طریقہ پر وہ بھی پراپیگنڈے کے نئے طریقوں سے کام لے رہا ہے۔

ہندو مذہب کی یہ تبلیغی تحریک "شدھی" کے نام سے موسوم ہے، اور اگرچہ بظاہر یہ ایک مذہبی تحریک ہے، لیکن اس میں برادران وطن کے وہ سیاسی لیڈر بھی شریک ہیں، جو ہندوستان میں متحدہ قومیت کا خواب دیکھ رہے ہیں، اور جن کا یہ دعویٰ ہے، کہ وہ فرقہ دارانہ جذبات سے بالاتر ہیں، کون نہیں جانتا کہ مالوی جی جیسے پُرانے کانگرسی بھی "شدھی" اور "سنگھٹن" کے زبردست حامی اور علمبردار ہیں، اسی طرح دوسرے لیڈر بھی ایک دو کے سوا بیک وقت قوم پرست بھی ہیں اور فرقہ پرست بھی، آزاد خیال بھی ہیں، اور تنگ نظر و کوتاہ بین بھی، وہ بظاہر آزادی کے طالب ہیں، لیکن درحقیقت آزادی کیلئے سب سے بڑی روک ہیں، وہ صرف اپنے فرقہ کا اقتدار چاہتے ہیں مگر وہ بھی عام نہیں، بلکہ صرف اونچی ذات والوں کا غلبہ و اقتدار، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں، کہ وہ ابھی تک اچھوتوں یا ہریجنوں کو معمولی انسانی حقوق دینے کیلئے بھی تیار نہیں ہیں،

(۴)

درحقیقت یہ عجب ستم ظریفی ہے کہ ایک طرف تو یہ اونچی ذات والے ہندوستان کیلئے "سوراج" مانگ رہے ہیں اور حکمران قوم کے افراد کے ساتھ مساوات کے طالب ہیں، مگر اپنا طرز عمل یہ ہے کہ اپنی ہی قوم کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درماندہ افراد کو مساوات کا حق دینا نہیں چاہتے، یہاں تک کہ وہ اچھوتوں کا مندروں میں آنا، عام سکولوں میں پڑھنا اور بستی کے عام کوئیں سے پانی بھرنا بھی جائز نہیں رکھتے سارے ملک میں اچھوتوں کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے یہاں تک کہ آج کل تو خود احمد آباد اور اس کے اطراف میں جو گاندھی جی کی سیاسی و اصلاحی تحریکات کا مرکز ہے اونچی ذات والے ہندوؤں کے جذبات اچھوتوں کے خلاف مشتعل ہو رہے ہیں، جس کے واقعات اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اقتدار یافتہ لوگ ادنیٰ ذات والوں کو ہمیشہ ذلت و خواری کی حالت میں دیکھنا چاہتے ہیں، بلکہ ان کی تنگ دلی یہاں تک ہے، کہ وہ اس کو بھی پسند نہیں کرتے کہ مسلمان یا مسیحی مشنری ان بدنصیب لوگوں کی فلاح و بہبودی کے لئے کوئی کام کریں، حالانکہ صاف ظاہر ہے کہ اگر اچھوت اسلام یا مسیحی مذہب قبول کرلیں تو ان کی حالت یقیناً بہتر ہو جائیگی اور جس ذلت و خواری کے ساتھ آج وہ دیکھے جاتے ہیں۔ اس سے نجات حاصل کرلیں گے، لیکن گاندھی جی جو ہریجنوں کے زبردست حامی اور ان کی حالت کو بہتر بنانے کے مدعی ہیں یہ جائز نہیں رکھتے کہ مسلمان اچھوتوں کو اپنے مذہب میں داخل کر کے انسانیت کا مرتبہ عطا کریں۔

ایک موقع پر گاندھی جی نے ایک سوال کے جواب میں صاف طور پر یہ کہدیا تھا کہ وہ اس کیلئے تیار نہیں ہیں کہ مسلمان اچھوتوں کے معاملہ میں مداخلت کریں گویا گاندھی جی کے نزدیک یہ معاملہ خاص ہندو مذہب سے تعلق رکھتا ہے، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ عملاً یہ اچھوت ہندو نہیں سمجھے جاتے، البتہ اپنی سیاسی اہمیت بڑھانے کے لئے اچھوتوں کو ہندوؤں میں شمار کرلیا جاتا ہے تاکہ اپنی کثرت تعداد ظاہر کی جاسکے۔

(۵)

ان حالات سے یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے، کہ برادران وطن کے سیاسی لیڈر جو ہمیشہ مسلمانوں کے مقابلہ میں فرقہ وارانہ جذبات کی مذمت کرتے رہتے ہیں خود ان جذبات سے بالاتر نہیں ہیں، لیکن اس کے مقابلہ میں وہ مسلمان لیڈر جو قوم پروری کے مدعی ہیں۔ "مذہب کے نام سے بھی کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں، کہ کہیں برادران وطن انہیں فرقہ پرور نہ سمجھیں، اسلئے نہ صرف وہ مذہبی تحریکات سے علیحدہ رہتے ہیں، بلکہ ایسی تحریکات میں بھی شامل نہیں ہوتے، جو مسلمانوں کے مخصوص حقوق سے تعلق رکھتی ہیں، گویا مالوی جی کانگرس اور ہندو مہاسبھا دونوں میں شریک ہو سکتے ہیں، بلکہ اپنی قوم کی مخصوص مذہبی جماعتوں کی صدارت و رہنمائی کے فرائض بھی انجام دے سکتے ہیں، لیکن ایک مسلمان لیڈر اگر کسی اسلامی تحریک کے قریب بھی جائے تو فرقہ پرور ہو جاتا ہے، اور عام ملکی مسائل میں پبلک کی رہنمائی کے قابل نہیں رہتا۔

اس صورت حال کا نتیجہ یہ ہے، کہ برادران وطن کی مذہبی و قومی تحریکیں تو سرسبز و کامیاب ہیں، کیونکہ ان کے بہترین دل و دماغ اور کارکن افراد ان تحریکوں میں شریک اور سعی و کوشش میں مصروف ہیں، برخلاف اس کے مسلمانوں کی مذہبی و قومی تحریکیں نیم مردہ حالت میں ہیں، کیونکہ مسلمان لیڈر کسی فرقہ وارانہ تحریک میں خواہ وہ کیسی ہی مفید ہو شرکت کرنا اپنے مرتبہ سے فروتر سمجھتے ہیں۔

(۶)

یہ حالات بے شبہ افسوسناک ہیں لیکن ناقابل علاج نہیں رائے عامہ ایک بڑی طاقت ہے، اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمان اب زیادہ انتظار نہ کریں، اور اپنی متحدہ طاقت سے اس کھیل کا خاتمہ کردیں، دنیا کی کوئی قوم یہ دعویٰ نہیں کرسکتی، کہ وہ مسلمانوں سے زیادہ آزادی کی حامی ہے، اسلام خود یکسر ایک پیام آزادی ہے اس لئے کسی مسلمان کو مذہب سے بے نیاز ہوکر آزادی کے لئے جدوجہد کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ایک مسلمان بیک وقت مسلمان بھی ہے اور محب وطن بھی، اسلام کی تاریخ ان بے مثال قربانیوں کا ایک مرقع ہے جو مسلمانوں نے بنی نوع انسان کی آزادی کیلئے کی ہیں، البتہ جو مذہب اپنے جیسے انسانوں کی پرستش یا غلامی سکھاتا ہو اس کے متبعین کو بے شبہ اس کی ضرورت ہے کہ وہ اوہام باطلہ کے اس طلسم خانہ سے نکل کر آزادی کی ہوا میں سانس لیں، مسلمان نہ صرف خود آزاد ہے بلکہ اس نے اپنے عہد گزشتہ میں کروڑوں انسانوں کو جابر حکومتوں کے پنجۂ استبداد سے نکال کر آزادی جیسی نعمت عطا کی ہے اور سب سے پہلے اسلام ہی نے دنیا کو یہ تعلیم دی ہے کہ سب انسان اپنے مرتبہ انسانیت کے لحاظ سے برابر ہیں اور اگر ایک کو دوسرے پر کچھ فضیلت ہے تو وہ محض عمدہ اعمال کی بنا پر ہے نہ کہ قومیت یا وطنیت کی بنا پر غرض جب ایک انسان ہمیشہ آزادی سے ہم آغوش رہا ہے تو اب وہ کون ہے جو اس کو آزادی کا سبق پڑھانا چاہتا ہے، جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ ایک مسلمان آزادی کی جدوجہد میں صرف اس وقت شریک ہو سکتا ہے، جب مذہب کے دائرہ سے نکل جائے، وہ اسلام اور اس کی تعلیم سے ناواقف ہے، مذہب ہی نے تو مسلمان کو آزادی کی تعلیم دی ہے، اگر مذہب نہ ہو تو پھر مسلمان کے پاس کون سی چیز رہ جاتی ہے، جو اسکو سرفروشی پر آمادہ کر سکے مسلمان نے مذہب ہی کے سرچشمہ سے تو آزادی کا جام پیا ہے اور اسی نشہ سے تو وہ سرشار ہے، اگر یہ سرچشمہ نہ رہا تو پھر مسلمان کے پاس کیا رہا، اغیار خود بھی اس حقیقت سے واقف ہیں، اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ مذہب کا وہ تار جس سے ایک مسلمان کی روح میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور جو اس کیلئے مایہ حیات ہے منقطع کردیا جائے، اگر مسلمان اس دام فریب میں مبتلا ہو گئے تو ان کی ہستی کا خاتمہ ہو جائے گا،

(۷)

ایک مسلمان کو اس حقیقت سے ناآشنا نہ رہنا چاہئے کہ اس کے اسلاف نے صفحۂ کائنات پر جو حیرت انگیز و عظیم الشان کام انجام دیئے ہیں، اس کی بنیاد مذہب پر تھی، یہی جذبہ تھا، جو ان کی زندگی کے ہر شعبہ میں کارفرما تھا، اور ان کو بڑی سے بڑی قربانی پر آمادہ کردیتا تھا یہی جذبہ تھا جو ان کو افریقہ کے خوفناک بیابانوں میں لے گیا، یہی جذبہ تھا جو ان کو افغانستان کے پہاڑوں میں کھینچ لایا، اور یہی جذبہ تھا جس نے ان کو ہندوستان تک پہنچایا، اور اس کفرستان کے دشت و جبل صدائے اللہ اکبر سے گونج اٹھے، کیا آج مسلمان اغیار کے دام فریب میں مبتلا ہو کر اس کیلئے آمادہ ہو جائیں گے کہ جو چیز ان کیلئے سرمایۂ قوت و اقتدار ہے، اسی سے بے نیاز ہو جائیں۔

ہمارے اسلاف نے اسلام کو اسی لئے مضبوطی سے پکڑا تھا کہ دین و دنیا کی سب نعمتیں انہیں اسلام ہی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدولت حاصل ہوئی تھیں، اس لئے وہ اس سرچشمۂ حیات کو کیسے چھوڑ سکتے تھے، بے شبہ دنیا میں ایسے مذاہب بھی ہیں، جو ترقی کی راہ میں سنگ گراں ہیں، قدم قدم پر انسانوں کو آگے بڑھنے سے روکتے ہیں، مساوات وآزادی کے دشمن ہیں، اور یہ چاہتے ہیں کہ انسانوں کی بڑی جماعت اپنے جیسے انسانوں کی غلامی میں مبتلا رہے، جو لوگ کسی ایسے استبداد پسند مذہب کے پیرو ہیں، انہیں البتہ مذہب کی زنجیروں کو توڑ کر اس قید وبند سے آزاد ہونا اور اس جنجال سے نکلنا چاہئیے، تاکہ وہ آگے بڑھ سکیں، لیکن اسلام دنیا کی کسی ترقی سے مانع نہیں، جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ مسلمانوں پر ایسا دور گزر چکا ہے، جبکہ وہ پختہ و راسخ العقیدہ مسلمان بھی تھے اور دُنیا میں سب سے زیادہ با اقتدار اور حکمران بھی تھے، لہٰذا مسلمان اگر آگے بڑھنا چاہتے ہیں، تو انہیں مذہب کا دامن چھوڑ کر آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ پیچھے ہٹنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اس مرکزی نقطہ پر واپس آجائیں، جہاں سے انہوں نے سب کچھ حاصل کیا تھا۔

(۸)

یورپ وغیرہ آزاد ممالک میں آج جو مذہب سے بیزاری ظاہر کی جارہی ہے، اس سے ہمیں متاثر ہونے کی ضرورت نہیں، ان کے سامنے مذہب کا جو نمونہ ہے وہ بے شبہ اس کو مقتضی ہے کہ ایک شائستہ ودانشمند انسان اُسے دیکھ کر مذہب سے بیزار ہوجائے، لیکن اسلام دنیا کے دوسرے مذاہب سے بالکل مختلف چیز ہے اور اس کی اصلی تعلیم انسان کو ہر قدم پر آگے بڑھنے کی ترغیب دیتی ہے اور یہ سکھاتی ہے کہ انسان اس دُنیا میں خدا کا خلیفہ ہے اور اس کائنات پر اس کو ہر قسم کے تصرف کا اختیار حاصل ہے، جب اسلام کی تعلیم اس قدر ولولہ انگیز اور حوصلہ افزا ہے تو اس کی کیا ضرورت ہے کہ ایک مسلمان دنیا میں ترقی اور اقتدار حاصل کرنے کیلئے اسلام سے دستکش ہوجائے۔

یورپ کی یہ سب سے بڑی بدنصیبی ہے کہ وہ عام طور پر اسلام کی صحیح تعلیم ونصب العین سے ناآشنا ہے اور چند افراد کے سوا جنہوں نے اسلام یا مشرقی مذاہب کے متعلق صحیح معلومات حاصل کئے ہیں یوری قوم بلکہ بڑے بڑے مصنفین کی یہ حالت ہے کہ جب وہ اسلام کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرتے ہیں تو ان کی بے خبری اور کوتاہ بینی پر حیرت ہوتی ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ پریس کی بدولت ہر مذہب وملت کی کتابیں ساری دنیا میں پھیل گئی ہیں، اور وسائل نقل وحرکت کی آسانی نے دنیا کی تمام قوموں میں تعلقات پیدا کردئے اور ایک دوسرے سے واقفیت کے ذرائع بہم پہنچا دیئے ہیں، ابھی تک ایسے کور چشم موجود ہیں جو اسلام کے متعلق غلط معلومات کی اشاعت کرکے اپنی بے بصری کا ثبوت دیتے ہیں۔

(ماخوذ)

## حضرت مسیح موعودؑ کی دعائیں

(۱) قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں سے ظاہر ہوتا رہا۔ اور ظاہر ہوتا رہیگا، یہ فیصلہ جلد کر، کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کردے، کیونکہ اس زمانہ میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسانوں کی پرستش میں گرفتار ہوکر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں، سو اے ہمارے پیارے خدا ان کو اس مخلوق پرستی کے زہر سے رہائی بخش، اور اپنے وعدوں کو پورا کر، جو اس زمانہ کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں، ان کانٹوں میں سے ان زخمی لوگوں کو باہر نکال، اور حقیقی نجات کے سرچشمہ سے ان کو سیراب کر، کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت میں ہے، کسی انسان کے خون میں نجات نہیں، اے رحیم کریم خدا ان کی مخلوق پرستی پر بہت زمانہ گذر گیا ہے، اب ان پر تو رحم کر، اور ان کی آنکھیں کھول دے، اے قادر اور رحیم خدا سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے، اب تو ان بندوں کو اس اسیری سے رہائی بخش اور صلیب اور خون مسیح کے خیالات سے ان کو بچالے، اے قادر کریم خدا ان کیلئے میری دعائیں سُن، اور آسمان سے ان کے دلوں میں ایک نور نازل کر، تا وہ تجھے دیکھ لیں، کون خیال کرسکتا ہے کہ وہ تجھے دیکھیں گے، کس کے ضمیر میں ہے، کہ وہ مخلوق پرستی کو چھوڑ دیں گے، اور تیری آواز سنیںگے، پر اے خدا تو سب کچھ کرسکتا ہے، تو نوحؑ کے دنوں کی طرح ان کو ہلاک مت کر، کہ آخر وہ تیرے بندے ہیں، بلکہ ان پر رحم کر، اور ان کے دلوں کو سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھول دے، ہر ایک قفل کی تیرے ہاتھ میں کنجی ہے، جب کہ تو نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے، سو میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نامرادی سے مروں، اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ اپنی وحی سے مجھے تو نے وعدے دئے ہیں، ان وعدوں کو تو پورا کریگا، ضرور کریگا۔ کیونکہ تو ہمارا صادق خدا ہے۔ اے میرے رحیم خدا، اس دنیا میں میرا بہشت کیا ہے، بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پاجائیں سو میرا بہشت مجھے عطا کر اور ان لوگوں کے مردوں اور ان لوگوں کی عورتوں اور ان کے بچوں پر یہ حقیقت ظاہر کردے کہ وہ خدا جس کی طرف توریت اور دوسری پاک کتابوں نے بُلایا ہے، اس سے وہ بے خبر ہیں، اے قادر کریم میری سُن، کہ تمام طاقتیں تجھ کو ہیں، آمین ثم آمین۔

(الحکم جلد ۸ نمبر ۴)

(۲) میں گنہگار ہوں، اور کمزور ہوں، تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا، تو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر، کیونکہ تیرے فضل اور کرم کے سوا کوئی اور نہیں ہے، جو مجھے پاک کرے (گناہوں سے مخلصی کی دعا)

(البدر جلد ۳ نمبر ۲۴/۲۳)

(۳) ہم تیرے گنہگار بندے ہیں، اور نفس غالب ہے، تو ہم کو معاف کر، اور دُنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا،

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۰)

(۴) اے خداوند قادر مطلق، اگرچہ قدیم سے تیری یہی عادت اور یہی سنت ہے، کہ تو بچوں اور اُمیوں کو سمجھ عطا کرتا ہے، اور اس دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کی آنکھوں اور دلوں پر سخت پردے تاریکی کے ڈال دیتا ہے، مگر میں تیری جناب میں عجز اور تضرع سے عرض کرتا ہوں، کہ ان لوگوں میں سے بھی ایک جماعت ہماری طرف کھینچ لا، جیسے تو نے بعض کو کھینچا بھی ہے اور ان کو آنکھیں بخش، اور کان عطا کر، اور دل عنایت فرما تا وہ دیکھیں اور سُنیں اور سمجھیں، اور تیری اس نعمت کا جو تو نے اپنے وقت پر نازل کی ہے، قدر پہچان کر اس کے حاصل کرنے کے لئے متوجہ ہوجائیں، اگر تو چاہے تو تو ایسا کرسکتا ہے، کیونکہ کوئی بات تیرے آگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان ہوتے نہیں - آمین ثم آمین - (ازالہ اوہام)

(۵) **طریق استخارہ** - اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس ۲۱ مرتبہ سورۃ اخلاص ہو اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھکر خدا تعالیٰ سے دعا کریں، کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے، اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا، پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، کیا حال ہے، کیا صادق ہے یا کاذب، اور مقبول ہے یا مردود، اپنے فضل سے یہ حال رویا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما، تاکہ اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے گمراہ نہ ہوں اور مقبول ہے، تیری طرف سے ہے، تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں، ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا، کہ ہر ایک قوت تجھی کو ہے، آمین یہ استخارہ کم از کم دو ہفتے کریں، لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر کریں، کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے، اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے، جسکو وہ بہت ہی بُرا جانتا ہے تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے، اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے - (بدر جلد ۹)

(۶) اے میرے محسن اور میرے خدا، میں ایک ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں، تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا، اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا، تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا، سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر، اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما، اور مجکو میرے اس غم سے نجات بخش، کہ بجز تیرے کوئی چارہ گر نہیں، آمین ثم آمین - ۲۰ اگست ۱۸۸۵ء آپ نے حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے بچہ کی علالت کے موقعہ پر یہ دعا کرنے کیلئے لکھا، کہ رات کے آخری پہر اُٹھکر وضو کر کے چند دوگانے اخلاص سے پڑھنے کے بعد دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کی جائے -

(۷) اے رب العالمین - تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا، تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے، اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں، میرے گناہ بخش، تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں، میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو، اور میری پردہ پوشی فرما، اور مجھ سے ایسے عمل کرا، جن سے تو راضی ہو جائے، میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو، رحم فرما، اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا، کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے، آمین ثم آمین -

(فروری ۱۸۹۸ء خط بنام نواب محمد علی خانصاحب مالیرکوٹلہ)

( ) اے ارحم الراحمین - ایک تیرا بندہ عاجز اور ناکارہ پُر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین، تو مجھ سے راضی ہو، اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش، کہ تو غفور و رحیم ہے، اور مجھ سے وہ کام کرا، جس سے تو بہت ہی راضی ہو جائے، مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال، اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت اور جو مجھے حاصل ہے، اپنے ہی راہ میں کر، اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ، اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار، اور اپنے ہی کامل محبین میں مجھے اُٹھا، اے ارحم الراحمین، جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے، اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک (پہونچا اور اس) عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور ان سب (لوگوں پر جو) اسلام کی خوبیوں سے بیخبر ہیں، پوری کر، اور اس عاجز اور (اس کے محبّوں) اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کے (ظل اور) حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل (بن) اور سب کو دار الرضا میں پہونچا، اور اپنے (رسول مقبول ﷺ) اور اس کے آل و اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر آمین، یا رب العٰلمین -

(نوٹ) یہ دعا آپ نے صوفی احمد جان صاحب لودیانوی کو بذریعہ خط لکھی اور تاکید کی کہ آپ پر فرض ہے، کہ انہی الفاظ میں بلا تبدل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے کریں، مگر یہ کہ خط ہذا بطور یادداشت اپنے پاس رکھیں، خط دیکھکر تمامتر حضور و رقت دل دعا کریں " چنانچہ صوفی صاحب نے حسب الحکم حضرت مسیح موعودؑ ۱۳۰۲ھ ہجری کے حج اکبر کے دن بیت اللہ شریف میں اس دعا کو بلند آواز سے پڑھا اور ساتھ کی جماعت آمین کہتی رہی، خطوط وحدانی والے الفاظ راقم نے ربط دعا کو ملحوظ رکھکر لکھدئے ہیں، کیونکہ بباعث دیرینہ ہونے کے یہ الفاظ اصل خط سے پھٹ کر ضائع ہو گئے ہیں -

( ) یا من ھو احب من کل محبوب اغفرلی وتب علی وادخلنی فی عبادک المخلصین - آمین (یہ دعا سجدہ نماز میں ہر روز دن رات میں کئی مرتبہ پڑھنی چاہئے) (خط بنام منشی رستم علی صاحب مؤرخہ ۱۵ فروری ۱۸۸۸ء) -

( ) الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے، اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں، اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ، یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ، (دعائے توفیق روزہ، البدر جلد ۱ء)

( ) **دعائے استخارہ** - الٰہی میں تیرے علم کے ذریعہ سے خیر طلب کرتا ہوں، اور تیری قدرت سے قدرت مانگتا ہوں، کیونکہ تجھ ہی کو سب قدرت ہے مجھے کوئی قدرت نہیں، اور تجھے سب علم ہے مجھے کوئی علم نہیں، اور تو ہی چھپی باتوں کو جاننے والا ہے الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے حق میں بہتر ہے بلحاظ دین اور دُنیا کے، تو تُو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اسے آسان کر دے اور اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے لئے دین اور دُنیا میں شر ہے، تو مجھکو اس سے باز رکھ - (البدر جلد ۱ نمبر ۱)

( ) رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ - میرے دل میں ڈالا گیا، کہ یہ اسم اعظم ہے، اور یہ وہ کلمات ہیں، کہ جو اسے پڑھیگا، ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی، بہتر ہے، کہ ان کو نماز میں بطور دعا پڑھا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(نوٹ) ایک شخص نے دریافت کیا کہ مندرجہ بالا دعا کو صیغہ جمع متکلم میں پڑھ لیا جائے یا نہ، حضرت مسیح موعود نے فرمایا، کہ اصل میں الفاظ تو یہی ہیں، خواہ کوئی کسی طرح پڑھ لے، قرآن شریف میں دونوں اقسام کی دعائیں ہیں صیغہ واحد میں بھی اور صیغہ جمع میں بھی اور اکثر اوقات واحد متکلم سے جمع متکلم مراد ہوتی ہے، جیسے اس ہماری الہامی دعا میں فاحفظنی سے یہی مراد نہیں کہ میرے نفس کی حفاظت کر، بلکہ نفس کے متعلقات اور جو کچھ لوازمات ہیں، سب ہی آجاتے ہیں، جیسے گھر بار خویش و اقارب، اعضاء اور قویٰ وغیرہ۔

( ) ہر نماز کی آخری رکعت میں بعد رکوع دعا رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ بکثرت پڑھنے کی جماعت کو تاکید کی، (دسمبر ۱۸۹۸ء)

(۱۴) دُعائے ہیضہ۔ ہیضہ کے لئے ہم تو نہ کوئی دوا بتاتے ہیں نہ نسخہ، صرف یہ بتاتے ہیں کہ راتوں کو اٹھکر دعا کریں اور اسم اعظم رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ اس کی تکرار نماز کے رکوع و سجود وغیرہ میں اور دوسرے وقتوں میں کریں، یہ خدا نے اسم اعظم بتلایا ہے۔ (الحکم جلد ۷)

(۱۵) ۹ ستمبر کو الہام ہوا، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا، اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ان ناموں کا ورد کیا جائے۔ يَا حَفِيْظُ يَا عَزِيْزُ يَا رَفِيْقُ۔ اللہ تعالیٰ کے اسم رفیق کے استعمال کا یہ جدید اسلوب ہے (الحکم جلد ۷)

# عالم خواب

طوطا مینا کی کہانی میں یہ داستان پڑھی تھی، کہ ایک بادشاہ کو خدا کی قدرت پر شک تھا، لیکن اسے اسوقت اس کی آزمائش کا موقعہ ملا، وہ رفع حاجت کیلئے بیت الخلاء میں گیا، ابھی کمر بند ہاتھ میں تھا، کہ ایک جانور اسے لے اڑا، اور ایک دور دراز اجنبی ملک میں جا ڈالا، وہاں اسے دس پندرہ برس ہو گئے، شادی ہوئی، بچے ہوئے ایک جرم میں گرفتار ہو کے پھانسی کا سزایاب ہوا، جب اسے پھانسی دی جانے لگی، وہی جانور آیا اور اُسے اڑا وہیں بیت الخلاء میں لا کھڑا کیا، اب وہ وہاں سے نکلتا ہے، باہر وہی دو شخص کھڑے ہیں، جن سے وہ بحث کر رہا تھا، وہ حیرت ظاہر کرتے ہیں، کہ آپ ایسی جلدی کیسے برآمد ہوئے، دو سیکنڈ بھی نہیں ہوئے، بادشاہ کو حیرت تھی کہ یہاں ابھی دو سیکنڈ بھی نہیں گذرے اور وہاں وہ پندرہ برس عجیب عجیب واقعات کا مشاہدہ کر کے آیا ہے۔

یہ داستان قرین عقل نہیں معلوم ہوتی تھی، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ پہلی باتیں بہت کچھ درست ثابت ہو رہی ہیں، بعض استعارہ سے اور بعض حقیقت سے، اب ایک نفسیات کے ماہر لکھتے ہیں، کہ خواب دیکھنے میں عام طور پر بہت ہی تھوڑا عرصہ لگتا ہے، اور اس قلیل وقت میں اتنا کچھ دیکھ ڈالتا ہے، جن کے بحالت بیداری عمل میں لانے کیلئے سالہا سال کی محنت درکار ہو، وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سو رہا تھا، کہ دیوار کی بڑی گھڑی میں نو بجنا شروع ہوئے، پہلی آواز سے جاگا، مگر معاً سو گیا اور ایک بڑا لمبا خواب دیکھا، لیکن جیسے ہی یہ خواب ختم ہوا، نو بجنے کی آخری آواز گھڑی سے آ رہی تھی،

ایک فرانسیسی فلسفی نے جو خوابوں کے متعلق تجربات کر تا رہتا تھا، ایک مرتبہ یہ خواب دیکھا، کہ اس نے پیرس میں ایک قتل کیا، وہاں سے بھاگ کے وہ لنڈن پہنچا وہاں سے جہاز پر سوار ہوا، اور ایک طویل بحری سفر طے کر کے نیویارک امریکہ میں پہنچا، وہاں پولیس سے ڈر کر بھاگا، تو شہر شکاگو میں جا چھپا، پولیس ایسی پیچھے پڑی تھی، کہ یہاں بھی سراغ لگا لیا، یہاں سے بھی پتہ توڑ بھاگا، تو اس نے سان فرینسسکو میں جا دم لیا یہاں بھی اُسے وہی آسمان نظر آیا، آخر یہاں سے بھی اسباب میں بند ہو کے جاپان پہونچا، لیکن یہاں گرفتار ہو گیا، ٹاکو ہاما میں مقدمہ کی سماعت ہوئی، موت کی سزا کا حکم سنایا گیا، تب آنکھ کھل گئی، اس ساری مدت میں صرف چند سیکنڈ صرف ہوئے۔

اس سے تو خواب دیکھنے کا عرصہ ظاہر ہوتا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خواب آئندہ کے حالات بھی بتا سکتے ہیں،

تاریخوں میں اس کے جواب بہت کچھ اثبات میں ہیں، سبکتگین کا خواب مشہور ہے، کہ ہرنی کے بچہ کو رحم کر کے چھوڑ دیا، رات کو خواب میں ایک بڑی سلطنت ملنے کی بشارت ہوئی جو آخر میں درست ثابت ہوئی، مُسلمان قرآن میں فرعون کے خواب پڑھتے ہیں جن میں اسے آئندہ کئی سال قحط عظیم پڑنے سے آگاہ کیا گیا تھا، پھر ہم کو حضرت یوسف کے قیدخانہ کے دو رفیقوں کے فرضی خواب یاد آتے ہیں، جن کی تعبیر مستقبل میں ہو بہو ظاہر ہوئی، کہ ایک بادشاہ کا مقرب ہوا اور دوسرا سولی پر چڑھایا گیا،

حال میں چند تجربے بیان کئے گئے، اور ان سے یہ سوال تازہ ہو گیا ہے کہ کیا خوابوں سے مستقبل پڑھا جا سکتا تھا، یارک شائر کے ایک زمیندار نے خواب میں دیکھا کہ اس کو ایک آواز سنائی دی جو یہ کہہ رہی تھی کہ تمہاری زندگی کا ایک اور دن باقی ہے، دوسری رات کو جب وہ زینہ پر چڑھ کے سونے کے کمرے میں جا رہا تھا تو گرا اور مر گیا، کچھ ایسا عرصہ نہیں گذرا اسی کا ایک تجربہ مسٹر ہنری گے کو ہوا، جس کو ایک صاف خواب نظر آیا، کہ وہ ایک چمکدار اناج کے کھیت میں کھڑا ہے اور اس کے سامنے کوئی نورانی ہستی ہے، اس کے اس ساتھی نے فر کے چار بال جمع کر کے اسے دئیے اور کہا کہ تمہارا بس اسی قدر ہے، اس نے اپنے عجیب خواب کا ذکر فوراً اپنے محلہ کے مشہور پادری سے کیا اور کہا کہ مجھے یقین کامل ہے کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری زندگی کے چار برس باقی ہیں، کوئی دلیل اس کو اس کے یقین سے متزلزل نہ کر سکی، اور یہ حقیقت میں سچ بھی ثابت ہوا، اس کے پڑوسی کہتے ہیں کہ وہ اس قدر تندرست و ہشاش بشاش تھا کہ برسوں جیتا، لیکن اپنے عجیب خواب کے چوتھے سال وہ جان بحق تسلیم ہو گیا۔

ایسی ہی حیرت انگیز حکایت ایک اور انگریز کی ہے کچھ عرصہ ہوا، کہ ایک روز صبح کے وقت اس نے اپنی بیوی کو یہ کہکر ہکا بکا کر دیا کہ میں نے پچھلی رات خواب دیکھا ہے کہ میں آج رات کو مر جاؤں گا، لیکن تم پریشان نہ ہو میں ہر بات کا ایسا انتظام کر دوں گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ تم کو ذرہ تکلیف نہ پہنچے، اس کی بیوی نے قدرتی طور پر خیال کیا کہ چونکہ اس کا شوہر حسب معمول اچھا خاصہ ہٹا کٹا نظر آرہا ہے، اس سے مذاق کررہا ہے لیکن اپنے قول کی تائید میں وہ اپنے معاملات کا انتظام کرنے لگا، اپنی تدفین کا کل بندوبست کردیا۔ اور جب اخیر کام پورا ہوگیا، اس کا اچانک دم نکل گیا۔

اس قسم کے ایک آئندہ خبر دینے والے خواب کا ذکر ایک کیمبرج کے شریف زادہ نے کیا ہے، جو درست نکلا وہ لکھتا ہے کہ میرا بیٹا ٹیکس میں کام کرنے کے بعد ریاستہائے متحدہ کی چھٹی پیدل فوج میں کمیشن حاصل کرکے فلپائن چلاگیا، وہ باقاعدہ ہم سے خط وکتابت کرتا رہا، لمبی رخصت حاصل کرکے ہمیں روز اس کے آنے کی توقع تھی، لیکن اس اثنا میں میں نے فلپائن میں ایک لاش کی تدفین کی رسم مشاہدہ کی، مجھے بتایا گیا کہ یہ میرے بیٹے کی ہے، صبح کے کھانے کے وقت میں نے اس خواب کا ذکر کیا، چونکہ یہ محض خواب تھا، اس لئے پھر اس کا مطلق خیال نہ کیا۔

واشنگٹن کے محکمہ جنگ سے چند ہفتہ بعد مجھے ایک خط ملا، جس میں مجھے عین اسی روز یعنی ۱۶ ر اکتوبر کو جب میں نے خواب دیکھا، میرے بیٹے کی انتقال کی اطلاع دی گئی، اور یہ اسی کی تجہیز وتکفین تھی جس کو میں خواب میں دیکھ رہا تھا۔

# عازمانِ حج کیلئے طبّی ہدایات

سفر حج کے دوران میں بیماری کے تحفظ کے لئے حسب ذیل تدابیر پر عمل کرنا چاہیئے۔

**چیچک** - یہ بیماری حجاز اور نجد میں بہت ہوتی ہے اس لئے جتنے لوگ جہاز کا ٹکٹ لیں گے، ان سب کے لئے ٹیکہ لگوانا ضروری ہے، خود عازمان حج کیلئے یہ ضروری ہے کہ اس قاعدہ سے پیچھا چھڑانے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے خاصکر لڑکوں کے لئے تو یہ نہایت ہی ضروری ہے اگر اس مشورہ پر عمل نہ کیا گیا، اور کسی خاندان کا ایک آدمی بھی چیچک میں مبتلا ہوگیا تو سارے خاندان کو انتہائی تکالیف سے دوچار ہونا پڑے گا۔

**ہیضہ** - گو حجاز میں بہت دنوں سے ہیضہ کی وبا نہیں پھیلی ہے تاہم مختلف اقطاع عالم کے اتنے بڑے اجتماع میں اس کا پھیل جانا بعید از امکان نہیں ہے، اس لئے اب ہر جہاز کا ٹکٹ خریدنے والے کیلئے ہیضہ سے تحفظ کا ٹیکہ لینا ضروری کردیا گیا ہے، اور کسی عازم حج کو بلا یہ ٹیکہ لئے ہوئے سفر پر نہ روانہ ہونا چاہیئے، اس میں خود اپنی کا فائدہ ہے۔

**پیچش، تخمہ اور میعادی بخار** - یہ بیماریاں اکثر میلا پانی پینے اور متاثر غذا اور پھل کھانے سے ہوجاتی ہیں پانی تین قسم کا ملتا ہے۔

(۱) برساتی پانی جو عموماً بے رنگ ہوتا ہے۔

(۲) نتھارا ہؤا پانی جو صاف اور خالص ہوتا ہے۔

(۳) چشمہ کا پانی، جدہ میں پانی ذرا کھاری ہوتا ہے، مگر مکہ معظمہ میں عمدہ ہوتا ہے۔

محفوظ طریقہ یہ ہے کہ جس طرح کا بھی پانی ہو اسے استعمال سے پہلے ابال لیا جائے یا اگر یہ نہ ہوسکے تو چند دانے لال دوا (پوٹاشیم پرمینگنیٹ) کے ہر پانی کی چھاگل میں ڈال دینا چاہیئے، اور تھوڑی دیر اسی طرح رکھنے کے بعد استعمال کرنا چاہیئے، یہ طریقہ منےٰ میں اور عرفات میں اور مدینہ منورہ کے راستہ میں سختی سے برتنا چاہیئے اس لئے کہ وہاں پانی اچھا نہیں ملتا۔

**غذا** - غذا کے بارے میں یہ ہے کہ تمام ترکاریوں کو پکانے سے پیشتر اچھی طرح سے دھو لینا چاہیئے، کچی ترکاریوں کے استعمال سے ہر صورت پرہیز کرنا چاہیئے۔ گوشت کم کھانا چاہیئے، خاصکر ان لوگوں کو جن کا معدہ کمزور ہو، اس بات کی احتیاط کرنی چاہیئے، کہ اجابت کم از کم دن میں ایک بار ضرور ہوتی رہے، پھل کھانے میں بھی احتیاط کرنی چاہیئے اور کچے یا گلے ہوئے پھل نہ کھانے چاہئیں، حجاز میں جو دودھ ملتا ہے وہ بغیر اُبلا ہوا ہوتا ہے، اسے استعمال سے پہلے اچھی طرح جوش دے لینا چاہیئے۔

**دہی** - یہ غذا جو ہندوستان کے مختلف حصوں میں استعمال ہوتی ہے، جدہ کے موسم سرما میں مفید نہیں ہے، البتہ مکہ معظمہ کی گرم وخشک آب وہوا میں بہت ہی مناسب غذا ہے، اسے ہمیشہ بند رکھنا چاہیئے تاکہ مکھیاں اور گرد اسے گندہ نہ کردیں، اسے اُبالے ہوئے دودھ سے بنایا جاتا ہے۔

چونکہ حج کا زمانہ ہر سال موسم سرما سے قریب ہوتا جاتا ہے، اسلئے حجاز میں چاء خالص یا دودھ ملاکر پینا مفید ہوگا، اگر اور کوئی چیز نہ ملے تو گرم پانی استعمال کرنا چاہیئے۔

**فصلی بخار** - یہ بیماری چونکہ مچھروں کی کثرت کی وجہ سے بہت عام ہے اس لئے اس سے تحفظ کی خاص احتیاط کرنی چاہیئے، عازمان حج کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ حجاز میں جتنے دن رہیں، برابر پانچ یا دس گرین کونین ہفتہ میں کم از کم دو تین بار استعمال کرتے رہیں، مچھر دانیاں ضرور استعمال کرنی چاہئیں، اور اگر یہ نہ مل سکیں تو ہاتھ منہ اور پیر پر آئیل دیسی یا آئیل سٹرونلا مل لینا چاہیئے جس سے مچھروں کے کاٹنے کا اثر نہیں ہوتا، کھلے میدان میں رات کو سونا مناسب نہیں ہے، خاصکر جدہ میں شبنم کی وجہ سے بائی وغیرہ ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

**سرد ہوائیں** - جدہ میں اکثر سرد ہوائیں چلتی ہیں اور کمزور جثہ کے لوگوں اور بچوں کو ان سے محفوظ رہنے کیلئے مناسب لباس پہننا چاہیئے، اس معاملہ میں بے احتیاطی سے سخت بیماری کا اندیشہ ہے، علاوہ بریں چونکہ حج موسم سرما میں ہوگا، اس لئے احرام کا کپڑا موٹا اور گرم ہونا چاہیئے۔

**گرد سے حفاظت** - مکہ معظمہ اور منےٰ وغیرہ میں گرد کی وجہ سے زکام، خراش اور کھانسی ہوجانے کا اندیشہ رہتا ہے، عازمان حج کو مشورہ دیا جاتا ہے، وہ اپنی ناک اور حلق گرم پانی میں ذرا سا نمک ملاکر دھو لیا کریں، روزانہ غسل بھی مفید ہے، لیکن موسم گرما میں شیر گرم پانی سے نہانا چاہیئے،

گو حج کا زمانہ موسم سرما میں ہوگا، لیکن آفتاب کی شعاعوں میں اتنی تیزی ہوگی کہ دھوپ کی تڑپ لگ جائے، اسلئے عازمان حج کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ دھوپ میں باہر نکلتے وقت چھتری لے لیا کریں۔

(نوٹ) - (۱) جدہ، مکہ معظمہ اور منیٰ وغیرہ کے انگریزی اسپتالوں میں دوائیں اور ڈاکٹری مشورہ دن رات مفت ملے گا۔

(۲) چونکہ مقامی حکومت نے بلا لائسنس طبابت کی ممانعت کردی ہے، اس لئے جو عازمان حج ڈاکٹری جانتے ہوں، انہیں بلا سعودی حکومت کی اجازت حاصل کئے دوران سفر حج میں نسخے وغیرہ مفت بھی نہ لکھنے چاہئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے متعلق سکھ صاحبان کیا فرماتے ہیں

## جناب سردار ابل سنگھ صاحب ایم اے

پرنسپل رندھیر کالج کپورتھلہ لکھتے ہیں، کہ "چونکہ جناب نے ترجمہ کے متعلق میری رائے طلب کی تھی۔ دس پندرہ صفحات ہر ہفتہ پڑھتا رہا، اور اب ایک دفعہ ختم کر چکا ہوں میں نے پہلے انگریزی میں بھی ترجمہ پڑھا ہے، لیکن جو حظ اور فائدہ مجھے آپ کے ترجمہ سے نصیب ہوا، وہ پہلے نہیں ہوا تھا۔ اب میرے بچے یہ ترجمہ پڑھ رہے ہیں، آپ نے ایسا عمدہ اور سلیس ترجمہ شائع کر کے تمام پنجابیوں پر عموماً اور سکھوں پر خصوصاً بڑا احسان کیا ہے کیونکہ سچائی سچائی ہے خواہ کسی جگہ سے ملے، مجھے یقین واثق ہے کہ اگر بہت سے پنجابیوں نے اس ترجمہ کو پڑھا تو وہ غلط فہمیاں جو خود غرض اشخاص نے یا جہالت اور ناواقفیت نے پھیلا رکھی ہیں دور ہو جائیں گی، خدا آپ کو اس محنت کا اجر عظیم دے، میں آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ایسا تحفہ دیا، جو دینی اور دنیوی ترقی میں مدد دینے والا ہے"

## ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے

گورمکھی لٹریچر میں آج رسالہ پھلواڑی کا پایہ بہت بلند ہے، اس رسالہ کے لائق ایڈیٹر جناب گیانی ہیرا سنگھ صاحب درد اپنے فروری کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ چھپوایا ہے سوا سات سو صفحات ہیں، کپڑے کی سنہری جلد ہے، ہمیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی ہے، کہ دنیا کے ایک بڑے مذہب کی مذہبی کتاب کا گورمکھی میں ترجمہ چھپا ہے، مذہب اور روحانیت کی خواہشمندوں کو ہر ایک مذہب کی مقدس کتب کو ضرور پڑھنا چاہیئے، گورمکھی پڑھے ہوؤں کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا کہ قرآن شریف میں کیا لکھا ہے، ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے کہ جنہوں نے گورمکھی دانوں کیلئے بھی فرقان حمید کی تعلیم سے آگاہی حاصل کرنیکا سامان پیدا کر دیا ہے، ایڈیٹر صاحب نور کی اس اولوالعزمی کو دیکھکر سکھوں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ وہ اپنی مذہبی کتب اور گوروصاحبان کے ملفوظات کو دیگر السنہ میں ترجمہ کر کے اصل لاگت پر دینے کا انتظام کریں"

## جناب سردار عطر سنگھ صاحب گورنر صوبہ کشمیر

تحریر فرماتے ہیں کہ "مجھے قرآن شریف کے مطالعہ کا بیحد شوق تھا لیکن عربی سے ناواقف ہونے کی وجہ سے آجتک یہ خواہش پوری نہ ہو سکی، قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ ارسال فرما کر آپ نے میرے مدت کے شوق کو پورا کیا ہے، میں کس زبان سے آپ کا شکریہ ادا کروں، بلاشبہ آپ نے گورمکھی زبان میں فرقان کریم کا ترجمہ کر کے گورمکھی دانوں پر بہت احسان کیا ہے، اور اسلام کی بڑی بھاری خدمت بجا لائے ہیں"

## جناب سردار جیون سنگھ صاحب نائب تحصیلدار

پولیٹیکل آفس سبی (بلوچستان) لکھتے ہیں کہ "گو مجھے اپنے فرائض منصبی کے باعث اتنی فرصت تو نہیں مل سکی کہ میں اس گرنتھ کو جو شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی محنت اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے، کلیتہً پڑھ سکوں، تاہم جزوی صورت میں مختلف جگہ سے مطالعہ کر کے میں ذیل کے نتیجہ پر پہنچا ہوں، قرآن شریف کی تعلیم وحدانیت سے بھری پڑی ہے، گویا اسم وحدانیت ہی ٹپکتی ہے، قرآن شریف میں ایسے ایسے مختصر اور بامعنی ملتے ہیں جو دوسری زبانیں اس کے مقابلہ میں خاموش ہیں، لفظ "انشاء اللہ" کو لیجئے۔ اس کے معنی ہیں کہ اگر اللہ کو منظور ہے تو یہ کلمہ ٹھوس اور بامعنی اور پاکیزہ رنگ میں ہے، جو اپنی خوبی کی وجہ سے ہر کسی کی زبان پر چڑھ گیا ہے، بعض حضرات اپنی تنگدلی کے باعث اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ سکھ ہو کر عربی لفظ کیوں استعمال کرتے ہو، ان کو میرا یہی جواب ہوتا ہے کہ اس لفظ کے مقابلہ میں کوئی دوسرا لفظ سنسکرت یا گورمکھی کا مجھے بتایا جائے، تاکہ اکثر گفتگو میں اس کا استعمال کیا جائے، مگر صرف دائیں بائیں سر ہلا دینے کے سوا ایسے حضرات کو کوئی جواب نہیں ملتا، میرا سب کی خدمت میں ادب سے مشورہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم خاطر خواہ دیکھنی ہو تو باقاعدہ اس کا مطالعہ کیا جائے۔

## قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کی زبان کیسی ہے؟

اس بارے میں میں کیا عرض کر سکتا ہوں، چھوٹا منہ اور بڑی بات والا معاملہ ہے، یہ امر محض مطالعہ ہی سے حل ہو سکتا ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ، گرنتھ سامنے پڑا ہے، پڑھکر اندازہ کر سکتے ہیں کیا خوبی ہے کہ عربی کا ترجمہ کیسے کیسے صاف اور بامعنی اور مروجہ الفاظ میں کیا گیا ہے، مختصر یہ کہ ترجمہ قرآن کا ہو اور کرنے والا شیخ محمد یوسف ہو تو پھر زیادہ لب کشائی ایک لن ترانی ہوگی، بس شیخ صاحب کا نام ہی کافی ہے جو سونے پر سہاگہ ہے خدا کرے کہ ایسی عالم و فاضل ہستیاں ہر مذہب و ملت میں کثرت سے پیدا ہوں تاکہ مذہبی کشمکش اور سرکشی کا جلد خاتمہ ہو۔

## گورمکھی دان دیہاتی باشندوں کو اس ترجمہ کی کہاں تک ضرورت تھی

اس کی ضرورت نہایت سخت تھی، جو لوگ پہلے اذان سنکر کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے تھے، تاکہ اللہ اکبر کے لفظ سے مامون و محفوظ رہیں، اور اس کی زد سے بچ جائیں، یہ ترجمہ پڑھ کر اب وہ اخیر تک اذان سن سکیں گے، مجھے یاد ہے کہ لڑکپن میں میں ایک گاؤں میں گیا، اس کے باہر ایک مسجد تھی، جب اذان کا وقت ہوا تو وہاں سے اذان کی آواز آتی تھی، کہ اس سے برانگیختہ ہو کر اکثر احباب نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں میں اسوقت گو بچہ تھا مگر اس قدر سوچ سکتا تھا اور حیران تھا، کہ اذان میں شاید ایسی گالیاں نکالتا ہوگا، جسے لوگ سننا گوارا نہیں کرتے، جب میں نے ہوش سنبھالا، اور اذان کے مطلب اور معنی سے باخبر ہو گیا تو ان کی نافہمی پر مجھے رونا آیا عـ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ اب شیخ صاحب کی مہربانی اور کشادہ دلی، اور عرقریزی سے ایک اہم ضرورت رفع ہو گئی ہے، اب کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے کی ضرورت نہیں، ہر شخص جس میں تھوڑا سا علم ہو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے اور سچ اور جھوٹ میں تمیز کر سکتا ہے یہ سب جہالت کے رنگ ہیں، میں بارگاہ پاک پروردگار میں شیخ صاحب کے حق میں دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم جمیع حادثات دہر سے شیخ صاحب کو مامون و محفوظ رکھے اور اس نیک کام کا نیک اجر بخشے"

## میری دیرینہ تمنا بر آئی

جناب گیانی بھگت سنگھ صاحب ہیڈ گرنتھی سری گورو سنگھ سبھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمہ سٹہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم و معظم جناب ایڈیٹر صاحب نور ست سری اکال۔ عرصہ سے اشتیاق تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم سے آگاہی حاصل کی جائے، مگر بوجہ عربی نہ جاننے کے ہم محروم تھے، اتفاق حسنہ سے آپ کے ایک قادیانی بھائی کے توسط سے قرآن حمید کا گورمکھی ترجمہ چند یوم کیلئے ملا جس سے میری دیرینہ خواہش برآئی۔ پڑھنے سے معلوم ہوا، کہ واقعی قرآن مجید ایک روحانی اور لائق ستائش کتاب ہے ہم آپ کے ممنون ہیں، اور آپ کے ہاتھ کا ٹیکہ پڑھ کر بیحد خوش ہوئے ہیں اور ہماری طرف سے اہل قادیان کو ست سری اکال کہہ دیں۔"

## جناب گیانی دیدار سنگھ صاحب بی اے

(فاضل سکھ مذہب) ہیڈ ماسٹر خالصہ ہائی سکول تو گلوالہ ضلع گورداسپور لکھتے ہیں، کہ " سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو نہ صرف میں نے پڑھا ہی ہے بلکہ ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ کے مطلب کو سمجھا ہے، بلاشبہ اس ترجمہ نے ایک دیرینہ کمی کو پورا کیا ہے، جو گورمکھی دانوں کو خصوصاً عرصہ سے ضرورت تھی، کیونکہ مادری زبان اپنے اندر جو آسانی اور جذب اور دل میں عمیق اثر ڈالتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے، آج تک کروڑوں مسلمان بھائی فرقان حمید کی تلاوت بلاناغہ کرتے چلے آتے ہیں، مگر ان میں گنتی کے ہی چند دوست ایسے ہونگے جنہوں نے اس کی اصلیت اور حقیقی تاثرات سے فائدہ اٹھایا ہو، سردار صاحب کی یہ کوشش قابل تحسین ہے کہ انہوں نے حضرت محمد صاحب کی تعلیم کو وہ دینداروں تک پہنچایا ہے، جو عربی نہیں جانتے تھے، مگر ان کی ارواح فرقان پاک کی تعلیم سے متفیض ہونے کیلئے تڑپ رہی تھیں، آیتوں اور رکوع کے باقاعدہ نمبر دیکر متن کے ساتھ ساتھ چلنے کے خیال کو بہت اہمیت دی گئی ہے، جس سے عربی پڑھے ہوئے دوستوں کو اصل سے مقابلہ کرنے کے لئے کوئی دقت نہیں اٹھانی پڑتی، قصہ کوتاہ، مترجم نے علاوہ ازیں سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جو آزردگی اور کشیدگی کی وسیع خلیج حائل تھی، قرآن مجید کے اس ترجمہ کے ذریعہ اسے پاٹنے کی پوری پوری کوشش کی ہے، میری دلی دعا ہے کہ پرماتما ان کی اس نیک کوشش کو بارآور فرمائے۔"

## سردار دیوی سنگھ صاحب گرنتھی سب پوسٹ ماسٹر

خان پور (ریاست بہاولپور) لکھتے ہیں کہ میں نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ پڑھا، میں جناب سردار محمد یوسف صاحب کی قابلیت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا جو انہوں نے جگت اودھار

(دنیا کی نجات) کیلئے اس پاک کتاب کا ترجمہ کیا ہے، اور مخلوق خدا کے لئے نور خدا کا چشمہ کھولدیا، چند روز ہوئے جناب سردار محمد یوسف صاحب نے اپنی تیار کردہ کتابیں سکھ اور مسلمان، سکھ مسلم اتحاد، مسلمانوں کے احسان سکھوں پر۔ روانہ کیں، اور میں نے بغور پڑھیں، میں نے تقریباً سب خالصہ تواریخیں دیکھی ہیں جو کچھ سردار صاحب موصوف نے لکھا ہے، یہ (Often fact) یعنی حقیقت ہے، قرآن شریف کے اپدیش (ہدایات) سب شری گورو گرنتھ صاحب کے مطابق ہیں، سچ پوچھو تو سکھ اور مسلمان دو بھائی ہیں، سردار صاحب موصوف نے ان بچھڑے ہوئے بھائیوں کو گلے ملایا ہے، میں سردار صاحب کو انکی ان کامیاب کوششوں کیلئے مبارکباد دیتا ہوں، اس مقدس کتاب (قرآن شریف) کے گورمکھی ترجمہ کو خلق خدا کے سامنے پیش کر کے ایک پراوپکار (سب سے بڑا کار خیر) بجالائے ہیں۔ واہگورو جی آپ کو اس سے زیادہ طاقت بخشیں۔ آمین۔"

## جناب بھائی پریتم سنگھ صاحب گرنتھی

(سکھوں کی مذہبی کتب کے ماہر خصوصی) از ٹھٹہ چھینہ ڈاک خانہ خاص براستہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ۔

"میں آپ کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو پڑھ کر نہایت محظوظ ہوا، اس کی لکھائی چھپائی وغیرہ نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے، ایسی دھارمک پستک (مذہبی کتاب) کا ترجمہ کرنے میں بلاشبہ آپ نے کمال محنت سے کام لیا ہے، میری پرارتھنا (دعا) ہے کہ ایشور آپ کو بہترین صلہ دے میں نے بہت سی پستکوں (کتب) کا مطالعہ کیا ہے، لیکن دھارمک پستک کا ایسا عمدہ ترجمہ نہیں دیکھا۔"

## جناب سردار سادھو سنگھ صاحب ایس ڈی

ہیڈ ماسٹر رحیم یار خان

تحریر فرماتے ہیں کہ " میرے دل میں قرآن شریف پڑھنے کا بیحد شوق تھا، مگر بدقسمتی بھاشا میں ہونے کی وجہ سے میں اپنی خواہش کو پورا نہیں کر سکتا تھا، اب حال میں سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر صاحب اخبار نور قادیان نے قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ بڑی محنت سے عام فہم گورمکھی زبان میں کیا ہے، جو خاکسار کو اپنے دوست بابو غلام محی الدین صاحب کے ذریعہ ملا ہے، جس نے میری خواہش کو اس طرح پورا کیا ہے جس طرح ایک خشک درخت بروقت آبیاری سے سرسبز ہو جاتا ہے، بلاشبہ فاضل مصنف نے ترجمہ کرنے میں کمال عقلمندی اور محنت سے کام لیا ہے، زبان نہایت شستہ ہے۔ ایسے کارنمایاں کی اسلام میں یہ پہلی نظیر ہے، یقیناً آپکا یہ کارنامہ مذہبی دنیا میں قابل تعریف ہے اور مذہب اسلام کیلئے خاص طور پر قابل فخر ہے۔"

## سردار کرورا سنگھ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر

سنگرور ریاست جیند لکھتے ہیں کہ " شریمان جی! میں نے قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کو شروع سے آخر تک کمال غور سے پڑھا ہے اور پڑھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ نے اس مقدس کتاب کا گورمکھی میں ترجمہ کر کے گورمکھی دان لوگوں پر ایک احسان عظیم کیا ہے، جس کا جسقدر بھی شکریہ ادا کیا جائے، کم ہے۔"

## مہنت وساوا رام صاحب کبیر پنتھی

راجہ جنگ ضلع لاہور لکھتے ہیں کہ میں نے آپ کا کیا ہوا قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ پڑھا، یہ ترجمہ بہت ہی اچھا ہے، آپ نے گورمکھی میں قرآن شریف کا ترجمہ کر کے خلق خدا پر بڑا احسان کیا ہے، آپ کو اس کا اجر خدا ہی دے سکتا ہے، جو اتینت (نہایت ہی) دیالو (رحمٰن) اور کرپالو (رحیم) ہے، دوسرا کیا دیگا؟" یہ قرآن مجید کا ترجمہ میں نے اپنے چیلے مسمی ساون کو منگوا کر دیا ہے، خدا اسے سمجھنے کی توفیق دے۔

## جناب سردار نتھا سنگھ صاحب پنشنر لدھیانہ

بوساطت جناب شیخ غلام احمد صاحب فرماتے ہیں کہ " قرآن مجید کے اس گورمکھی ترجمہ کی جسقدر تعریف کی جائے کم ہے، اس کے مطالعہ سے انسان کے دل پر ایک روحانی اثر پڑتا ہے اور جس جانفشانی اور محنت کے ساتھ یہ ترجمہ کیا گیا ہے، اس کا اندازہ کوئی پڑھنے سے ہی لگا سکتا ہے۔"

## قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ اور آریہ پریس

آریہ مسافر لاہور اپنے مارچ ۱۹۳۴ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ:۔

"شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے سالہا سال کی محنت شاقہ کیساتھ قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ نہایت خوبصورت جلد کے ساتھ چھپوایا ہے مختلف مقامات سے اس کا مطالعہ کیا گیا، ترجمہ واقعی عام فہم اور شیخ صاحب کی یہ کوشش قابل داد ہے۔" نور۔ ایک اشد ترین مخالف کے قلم سے یہ الفاظ نکلنا ایک معجزہ ہے۔

قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کا ہدیہ **صرف دو روپے ہے**

یہ ترجمہ جس کے متعلق سکھ علماء کی قیمتی آراء آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ صفحات ۷۲۸، کاغذ عمدہ، چھپائی نہایت نفیس، جلد سنہری گھر کی لاگت پانچ روپیہ تبلیغی نقطۂ خیال سے برائے نام ہدیہ صرف دو روپے محصول ڈاک ۱۴ر۔ تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں، دوست جلد درخواستیں بھیجیں، ورنہ یہ سنہری موقعہ ہاتھ نہ آئے گا۔

ملنے کا پتہ

**مینیجر اخبار نور، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور (پنجاب)**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرۂ آفاق ادویہ

## اکسیر البدن رجسٹرڈ دنیا میں ایک ہی مقوّی دوا ہے

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھکر دنیا میں کوئی مصیبت نہیں اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے آپ آج ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں، کیونکہ دل میں نئی امنگ، اعضا میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور، نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا بس اس اکسیر پر ختم ہے، ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے، محصول ڈاک علاوہ۔

## ڈاکٹر صاحبان اکسیر البدن کو ہی ترجیح دیتے ہیں!

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایل اے ایس آئی ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا ہے۔ جس کیلئے میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں، براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔"

## بڑے بڑے لوگ تو موتی سرمہ کو ہی پسند کرتے ہیں!

کیونکہ ضعف بصر، ککرے، جلن، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے قیمت فی تولہ صرف دو روپے آٹھ آنے (عہ۸)

محصول ڈاک علاوہ

## حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ

تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا، گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

## اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے، اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں، سونے کا کشتہ، کستوری عنبر، یوہمبین وغیرہ، اس کے فوائد کے کیا کہنے، ایک ہی لاثانی دوا ہے، اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی و پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔

ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بے چینی، سستی، اداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ، بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضلہ آخری اور یقینی علاج ہے، لاگت کے مقابلہ پر قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف بیس روپے، محصول ڈاک علاوہ۔

## اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا!

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ، لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی ایک مریض جس کی عمر ۵۴ سال سے متجاوز ہو چکی تھی، اور جسکو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی، استعمال کرائی گئی، دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے،

اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

## تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے، سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے، کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے، سر کے درد، پسلی کے درد، گنٹھیا کے درد عرق النسا کے درد، معدہ کے درد، جگر کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف، ناسور، جلے ہوئے آبلوں، کتلی، بخار، ہیضہ، بدہضمی کیلئے اکسیر، قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا ایک ہی علاج ہے، مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے، قیمت فی شیشی صرف دو روپے چار آنے (عہ۴) محصول ڈاک علاوہ

## تریاق اعظم کے ذریعہ جاں بلب مریض کو شفا ہو گئی

جناب مسٹر خلیل الرحمان صاحب ایرایر آبزرویٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے "تریاق اعظم" نامی دوا آپ سے منگوائی، میں اس کی جسقدر بھی تعریف کروں کم ہے، یہ تریاق ہر ایک بال بچہ والے گھر میں ہونا ضروری ہے، میرے پڑوس میں ایک جاں بلب مریض کو اس تریاق سے فوراً شفا ہوئی، اور ایسی مثالیں بیشمار ہیں، جن میں آڑے وقت میں تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی، آپ نے ایسی بہترین دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑا احسان کیا ہے، اگر اسے "زندگی کا رہبر" کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک شیشی کلاں جلد بذریعہ وی پی بھیج کر شکریہ کا موقعہ دیں۔"

## اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے، اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے، جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو، زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے، قیمت صرف تین روپے (سے) محصول ڈاک علاوہ۔

## موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں، تو آج ہی سے اس کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہے ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ

## رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ ہے، مفرح دل اور مقوی دماغ، جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت تارے سے دکھائی دیتے، بےچینی، گھبراہٹ، سستی، اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو، اس کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا، ایک ماہ کی خوراک جس میں پندرہ تولہ دوا ہے قیمت پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

## اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باد گولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، قے، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، گرم شکم، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت پہنچانے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے، قیمت صرف دو روپے (عگار) محصول ڈاک علاوہ۔

## قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ! اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے، ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اسقدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آ جاتا ہے، یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے اگر ایک روز بھی کھلکر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے، اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں، گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے، اکیسو گولی کی قیمت صرف (عگار) دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

## افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے، علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتی ہے، بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے، پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے، ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی، قیمت یکصد گولی دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

## اکسیر جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں، یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے، سر میں درد، چہرہ زرد، طبیعت سست، ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے، دل اکتایا ہوا، بھوک مری ہوئی غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے اگر اسکی قیمت دس روپے بھی رکھی جاتی، تو بھی تھوڑی تھی مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اسکی قیمت صرف تین روپے رکھی جاتی ہے، محصول ڈاک علاوہ۔

## بیس سالہ احتلام، جریان اور سستی جاتی رہی

جناب مہدی خاں صاحب معہ گھال ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ "جو جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی، اس سے اس حد تک فائدہ ہوا کہ بیس سال کے امراض احتلام، جریان، سستی، وغیرہ سب جاتی رہی اللہ تعالیٰ اس ایجاد کیلئے آپ کو جزائے خیر دے۔"

## مچھر پروف

جب رات کو انسان میٹھی نیند سو رہا ہو، تو اس وقت مچھروں کے کاٹنے سے جو بےچینی ہوتی ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں اور پھر اس کے کاٹنے سے ملیریا بخار جیسا موذی روگ جو انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے لگ جاتا ہے ہم نے ایک ایسا تیل ایجاد کیا ہے، جس کی بو سے مچھر اس طرح بھاگتا ہے، جس طرح لاحول سے شیطان، اس کے چند قطرے بدن پر مل لیجئے، اور بے کھٹکے میٹھی نیند آرام کیجئے دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ، محصول ڈاک علاوہ۔

## بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں، قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ :- مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آٹھ کتب کا اکٹھا سٹ خریدنے والوں سے بجائے ۱ر ۸ کے صرف ۱۲ر

# موتی کوڑیوں کے مول

آٹھ کتب کا اکٹھا سٹ خریدنے والوں سے بجائے ۱ر ۸ کے صرف ۱۲ر

## حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے جس میں ہندوؤں کے کل عقائد (۱) وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ یاترا (۴) جنیو (۵) مورتی پوجا (۶) سوتک (۷) اوتار (۸) گئو پوجا (۹) مردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککّے، شری گرنتھ صاحب اور حضرت بابا نانکؒ کے اقوال سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت موصوف نے ان عقائد کی بزور تردید کی ہے اور اس کے خلاف مسلمانوں کے عقائد کے گورو صاحب دل وجان سے مؤید تھے، مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز و روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت بابا نانک صاحب (۹) حضرت بابا نانکؒ کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے، پھر اخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل و مبسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے، کہ شاہان اسلام گورو صاحبان کے حامی و مددگار رہے، اور سکھوں کے پانی کی جگہ اپنا پسینہ بہایا، اس کتاب کے متعلق ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بےنظیر کتاب ہے، قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

## مسلمانوں کے احسان سکھوں پر

مضمون نام سے ظاہر ہے اس میں سکھوں کی مسلمہ کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے، کہ گزشتہ زمانہ میں مسلمان سکھوں کے ہر آڑے وقت میں کام آتے رہے ہیں، سکھ گوروؤں کے پسینہ کی جگہ مسلمانوں نے اپنا خون بہایا، سکھ گوروؤں کی طرف سے مسلمان ہر شکل میں سینہ سپر ہوئے یہ رسالہ اسقدر مقبول ہوا، کہ اس کے قیمتی مضمون کو بعض سکھ اخبارات نے بھی فخریہ شائع کیا، تاکہ ہمارے سکھ بھائی اپنے دوست اور دشمن کو بہتر سمجھ سکیں۔ قیمت صرف ۵ر محصول ڈاک علاوہ۔

## سکھ اور مسلمان

یہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور کا وہ لیکچر ہے جو گذشتہ سے پیوستہ سال مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا، اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا، یہ لیکچر اسقدر مقبول عام ہوا، کہ اس کا پہلا ایڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا، ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا، اب دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ سے شائع کیا گیا ہے، سکھوں میں تبلیغ کیلئے بہترین حربہ ہے، قیمت فی کاپی صرف آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

## سکھ مسلم اتحاد

یہ جناب ایڈیٹر صاحب موصوف کا وہ لیکچر ہے جو انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر دیا گیا، جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سُنا۔ اب دوستوں کے اصرار پر رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے،

اس رسالہ میں از روئے گرنتھ صاحب و دیگر سکھ تاریخی کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سکھوں کا اگر مضبوط قدموں پر اتحاد ہو سکتا ہے تو مسلمانوں سے ہی، سکھ دوستوں کو دینے کیلئے بےنظیر تحفہ۔ قیمت صرف آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

## ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر۔ آج تک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے، اس لئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے، اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں، (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست جگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سؤر کے روپ میں (۹) ایشور باونے کے روپ میں (۱۰) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۱) رام اوتار (۱۲) دواپر یگ کے اوتار (۱۳) کرشن اوتار (۱۴) بدھ اوتار (۱۵) صداقت اسلام پر سوامی دیانند کی گواہی وغیرہ وغیرہ۔ گویا ہندوؤں کی وہ کتب جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں اور آج تک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی، یہ ان جملہ کتب کا نچوڑ ہے، قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ، محصول ڈاک علاوہ۔

## آریہ مذہب کی حقیقت

مارچ ۲۳ء میں جبکہ آریوں کی طرف سے راجپوتانہ میں ملکانہ ارتداد کا جھگڑا چلا تھا، اس وقت یہ کتاب اس ارتداد کی وبا کو روکنے کیلئے بہترین ثابت ہوئی تھی، اس کی تاثیر اور اسکی قبولیت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ مسلم آؤٹ لک، زمیندار اور سیاست وغیرہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ لکھا کہ آج تک جسقدر کتب اس موضوع پر لکھی گئی ہیں یہ ان سب پر فائق ہے، مجھ سے اجازت لیکر بعض دوستوں نے سندھی اور گجراتی زبانوں میں بھی اس کا ترجمہ کیا، اب یہ مزید اضافہ کے ساتھ دوبارہ چھپ گئی ہے پہلے حجم ۸۰ صفحات تھا، اب ۱۰۸ ہے۔ کاغذ، لکھائی، چھپائی سب اعلیٰ ہے۔ قیمت غیر مجلد ۶ر جو تقریباً اصل لاگت ہے ضرورت ہے کہ اس مجرب تبلیغی حربہ کی اشاعت نہایت ہی وسیع پیمانہ پر ہو اس لئے اسکی قیمت اصل لاگت ہی رکھی گئی ہے۔

## گائے اور سکھ دھرم قیمت صرف ایک آنہ۔

## گورو کی بانی (گورمکھی میں) قیمت صرف ایک آنہ

یہ آٹھ کتب کا سٹ جسکی قیمت ۵ر ہوتی ہے اکٹھا خریدنے والوں سے صرف ۱۲ر محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- مینیجر اخبار نور، نور بلڈنگ، قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)